



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سافلی

مکتب جمعیت
الہ آباد
کادائی

الہ آباد

پاکستان
کراچی

جلد: 47 | 3 تا 9 صفر 1438ھ 4 تا 10 نومبر 2016ء | شمارہ: 43

منحوس سمجھنا اور
بدشگونی لینا درست نہیں!

ماہِ صفر



احتجاجی دھرنا

عدالتی فیصلے سے پہلے ہی اپنا فیصلہ
صادر کر دینا کہاں کی دانشمندی ہے؟

امیر محمد شاہ جلدیر

برکت...

حصول برکات کے
ذرائع کون سے ہیں؟



سیدنا فاروق اعظم

قرآن کریم جن
موافقت میں بول پڑا!



تدفین کے بعد قبر پر اجتماعی دعا.....؟!



ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانا.....؟!



نماز باجماعت کی فضیلت.....؟!

قرآن مجید
پیش قدمی

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

نافرمانی رب کریم

ارشاد باری: ﴿وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ﴾ (النساء)

”اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس (کے ضابطوں) کی حدود سے باہر نکل جائے گا تو (اللہ) اسے دوزخ کی آگ میں داخل کریں گے جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا اور ایسے ہی لوگوں کے لیے رسوا کن عذاب ہے۔“

اللہ تبارک و تعالیٰ نے جہاں اپنی بندگی اور اطاعت میں رہنے پر انعام و اکرام اور دنیوی و اخروی خوش حالی اور نجات کا اعلان کر رکھا ہے وہیں اپنی نافرمانی اور عدم اطاعت پر وعید اور عذاب کی نوید سنائی ہے۔ کیونکہ انسان کے ارد گرد اسی خالق کائنات کی نعمتوں اور نوازشوں کا ہی جال بچھا ہوا ہے۔ ان انعامات و احسانات پر اگر انسان شکر اور اطاعت کا رویہ نہیں رکھتا تو پھر عقلی اور دنیاوی قانون بھی اسی بات کا متقاضی ہے کہ ایسے شخص کو مزید خوشحالی (ذہنی سکون و طمینان) اور فرائض و نعمت کا کوئی حق نہیں۔ اسی لیے نہ صرف کافر بلکہ ایسے وہ مسلمان جو زبان سے بندگی رب کا اعلان تو کر دیتے ہیں لیکن ان کا عمل بالکل اس کے مخالف ہوتا ہے ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی اور ناکامی ہے:

﴿وَأَن يَتَوَكَّلُوا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا﴾ (الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ) وَمَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿التوبة﴾

”اگر یہ (منافق) منہ موڑے رہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار کریں گے اور روئے زمین پر ان کا کوئی حمایتی اور مددگار نہ ہوگا۔“

﴿قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ﴾ (ال عمران)

”آپ فرمادیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت اختیار کرو۔ اگر وہ روگردانی کریں تو یاد رکھیے کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں کرتے۔“

انسان کی عدم اطاعت کا رویہ دو بنیادی وجوہات کی بناء پر ہوتا ہے:

(۱) رسوم رواج ﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ آبَاءُنَا أَوْ لَوْ كَانَ الشَّيْطَانُ يَدْعُوهُمْ إِلَىٰ عَذَابِ الشَّعِيرِ﴾ (لقمان)

”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کی تابعداری کرو تو کہتے ہیں کہ ہم نے تو جس طریق پر اپنے باپ دادا کو پایا اسی کی تابعداری کریں گے (بھلا) چاہے شیطان ان کے بڑوں کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا ہو۔“

(۲) حب مال: ﴿إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ﴾ وَ إِنَّهُ عَلَىٰ ذٰلِكَ لَشَهِيدٌ ﴿وَ إِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ﴾ (العادیت)

”بے شک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور وہ خود بھی اس پر گواہ ہے اور (اصل بات یہ ہے کہ) وہ مال سے محبت کے معاملہ میں بڑا سخت ہے۔“

بحیثیت مسلمان ہمیں ان دونوں کمزوریوں پر قابو پانے کی ضرورت ہے اللہ کی اطاعت کے معاملہ میں یہی دونوں چیزیں انسان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

اللہ کی نافرمانی کی سزا

إِعْنُ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ اللَّهَ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَىٰ مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ، فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ". ثُمَّ تلا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿فَلَمَّا تَسَوَّأَ مَآذِرُوَابِهِمُ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ﴾ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِهَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ﴿﴾ (رواه احمد)

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جب آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اس کی نافرمانیوں کے باوجود اس کی پسندیدہ چیزیں مسلسل دیے جا رہے تو (سمجھ لیں) کہ وہ مہلت ہے۔“ پھر آپ ﷺ نے ہی یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ”جب وہ اس بات کو بھول گئے جس کی انہیں نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے حتیٰ کہ جب وہ شادمانی میں تھے اس بنا پر جو انہیں دیا گیا ہم نے انہیں یکدم پکڑ لیا پھر اس وقت وہ بالکل ناامید تھے۔“

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مختلف طریقے سے آزمائش کرتا ہے کسی کو مال و دولت میں فراخی دے کر اور کسی کو تنگی دے کر، یہ اس کا نظام ہے جسے وہ خود ہی جانتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک نیک انسان کسی نہ کسی پریشانی میں گھرا رہتا ہے اور ایک بدقماش خدا کا باغی، ناز و نعمت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمانوں سے خوش ہے اور اپنے نیک بندوں سے ناراض ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ وہ لوگوں کے کفر کرنے پر راضی نہیں ہوتا۔ نافرمانوں کو دنیاوی نعمتیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تدریجاً یعنی آہستہ آہستہ جہنم کی طرف لے جا رہا ہے۔ نافرمانوں کو مہلت دینے کا مطلب ان کو اصلاح کے مواقع فراہم کرنا ہے، کبھی کوئی مشکل آئی اور پھر آسائش دے دی۔ اگر تو وہ سمجھ لے اور اپنی اصلاح کر لے تو وہ عذاب سے بچ جائے گا لیکن اگر اس نے خوشحالی کو اللہ کی نافرمانی میں گزارا تو اللہ تعالیٰ انہیں اچانک پکڑ لے گا پھر توبہ کی مہلت بھی نہیں ملے گی۔ اللہ ان لوگوں کی نافرمانی پر خوش نہیں ہوتا، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر اللہ تعالیٰ کو دنیا چھڑکے برابر بھی پسند ہوتی تو کافروں کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ دیتا۔“ جو نعمتیں نافرمان بندوں کو مل رہی ہیں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکی کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دیے جا رہا ہے ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ قرآن پاک کی آیت اس کی مزید وضاحت کر رہی ہے کہ کفار کو دی جانے والی نعمتیں ان کے لئے آہستہ آہستہ جہنم کا راستہ ہموار کر رہی ہیں اس لئے کہ وہ بھول چکے ہیں کہ ایک دن حساب کا بھی آنے والا ہے۔

دھرنا مسئلے کا حل نہیں!

۲۰۱۳ء کے عام انتخابات میں عمران خان سربراہ تحریک انصاف نے جتنی سیٹیں حاصل کیں وہ غنیمت تھیں۔ بعد ازاں اس کی ساری سیاست جلسوں، دھرنوں اور ریلیوں کے گرد گھوم رہی ہے۔ اس کی جماعت نے پارلیمنٹ میں کوئی اہم رول ادا نہیں کیا بلکہ جب کوئی اہم مسئلہ پیش ہوا انہوں نے بائیکاٹ کر دیا۔ غور فرمائیں کہ اپریل ۲۰۱۳ء میں ۱۲۶ دن کے ناکام دھرنے میں کیا ملا؟ اس وقت عمران خان نے لاہور سے اسلام آباد روانگی پر کہا تھا کہ نواز شریف کا استعفیٰ لینے جا رہا ہوں۔ استعفیٰ تو نہ ملا اور نہ ہی استعفیٰ لینے کا یہ کوئی آئینی اور جمہوری طریقہ تھا البتہ عمران خان کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا اور ملکی معیشت کو شدید نقصان پہنچا اور چین سے ہونے والا اہم معاہدہ مؤخر ہوا۔ پھر عمران خان نے رائیونڈ کے جلسہ کے لیے بھرپور وسائل استعمال کیے، اپوزیشن جماعتوں نے ساتھ نہ دیا البتہ لوگ لائے گئے۔ عمران خان نے اپنی تقریر میں کہا کہ پانامہ لیکس پر نواز شریف کا احتساب نہ ہوا اور کوئی کارروائی نہ کی گئی تو ہم محرم کے بعد انہیں حکومت نہیں کرنے دیں گے۔ حکمرانوں کا آخری وقت آگیا ہے۔ اب اسلام آباد بند کرنے جائیں گے اور اسے بند کر کے دکھائیں گے۔ یہ بھی کوئی آئینی اور جمہوری راہ عمل نہیں ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ عمران خان نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ ملک میں افراتفری جاری رکھیں گے تاکہ آئینی حکومت اور پارلیمنٹ اپنی آئینی مدت پوری نہ کر سکے اور ملک میں ترقیاتی منصوبے پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکیں۔ اب انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ۲ نومبر کو اسلام آباد بند کر دیں گے۔ اس طرح طلبہ سکول نہیں جاسکیں گے۔ ملازمین دفاتروں میں، وکلاء کچھریوں میں، تاجر دکانوں پر، مسافر اسٹیشن، ایئر پورٹ، بس اسٹینڈ پر اور مزدور اپنے کاموں پر نہ جاسکیں گے۔ کیا یہ عوام اور ملک کی خدمت ہے؟

یہاں غیر ملکی سفارتخانے بھی ہیں۔ یونیورسٹیاں، ہسپتال، فوج کا ہیڈ کوارٹر اور پارلیمنٹ ہاؤس بھی ہے۔ الغرض بیس کروڑ لوگوں کے ملک پاکستان کا دارالحکومت ہے جو اس کی عزت و وقار کا نشان ہے اور اس کی حفاظت سب کی ذمہ داری ہے۔ تین سال سے صوبہ KPK میں تحریک انصاف اقتدار میں ہے۔ وہاں عمران خان نے اپنے دعووں اور وعدوں کے مطابق کوئی اصلاحات اور عوام کی بہتری کے لیے کون سے اقدامات کیے ہیں؟ لوگ اس کی غیر سنجیدہ سیاسی گفتگو سے مایوس ہو چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تین سال میں جتنے ضمنی انتخابات ہوئے ہیں تحریک انصاف کے امیدوار ناکام اور مسلم لیگ (ن) کامیاب ہوئی ہے۔ یہ بات لوگوں کے شعور اور سیاسی سوجھ بوجھ کی آئینہ دار ہے۔ کیا تحریک انصاف میں کوئی مدبر اور دور اندیش لیڈر نہیں جو سیاسی فیصلہ کرتے وقت حالات کو پیش نظر رکھیں۔

بھارت ہمارا ازلی دشمن ہے، وہ پاکستان کے لیے طرح طرح کے مسائل پیدا کر رہا ہے۔ ملکی سلیمت کے تحفظ کے لیے ملک میں یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے لیکن عمران خان کو اس سے کوئی غرض نہیں وہ وزیر اعظم بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اب ملک رو بہ ترقی ہے۔ ملک میں 60% دہشت گردی ختم ہوئی ہے۔ کئی ملکوں سے تعلقات استوار اور بہتر ہوئے ہیں۔ مسئلہ کشمیر اجاگر ہوا

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر ناصر عبدالغفور رائد

☆ جناب پروفیسر عبدالرحمن لہیاری

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن وحدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام ومسائل
- 6 متج اہل سنت والجماعت کے اصول (خطبہ جرم)
- 9 رفعت آسمان..... عظمت الہی کا نشان
- 12 سیدنا فاروق اعظم اور موافقت قرآن
- 14 ماہ صفر سے متعلق توہمات
- 17 برکت..... اور حصول کے ذرائع
- 20 آہ..... شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی
- 21 یاد رفتگان..... مولانا عطاء اللہ امرتسری
- 22 تبرہ کتب
- 24 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ "انصاری" چوک اہل شد

(العرفین چوک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37725525 فیکس: 042-37720257

E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ ذریعہ تعاون نبھانے کے لیے

میران ہیک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239

بدل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
فی پرچہ	20/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "المشر ہفت ان" شاہ خالد ٹاؤن ٹی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

ہے۔ پانامہ پیپرز کا معاملہ عدالت میں ہے۔ عمران خان کو فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے اور ۲ نومبر کا احتجاجی دھرنا یکسر منسوخ کر دینا چاہیے۔ ۲۰۱۸ء کے انتخابات کے لیے اپنی جماعت کی صفیں درست کر کے صحیح نظم کی صورت پیدا کرنا چاہیے۔ کسی خوشگوار تبدیلی کے لیے لوگوں کی صحیح سیاسی تربیت کرنا چاہیے اور ملک میں نئے مسائل پیدا کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ دھرنا مسئلے کا کوئی حل نہیں۔

عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی اپنا فیصلہ صادر کر دینا کہاں کی دانشمندی ہے؟ پروفیسر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ عدالت کے فیصلے سے پہلے ہی اپنا فیصلہ صادر کر دینا کہاں کی دانشمندی ہے۔ عدالت کے فیصلے تک رائے زنی اور سیاسی شعبہ بازی بند ہونی چاہیے۔ سیاسی عدم استحکام اور انتشار کے ذریعے جمہوریت کو بند گلی کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔ آئین و قانون کی حکمرانی دھرنوں سے نہیں ہوتی۔ مرکزی دفتر میں ذیلی تنظیموں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ عدلیہ اور آئین و قانون پر اعتماد کا یہ تقاضا ہے کہ عمران خان اپنا احتجاجی پروگرام منسوخ کر دیں اور عدالت کے فیصلے کا انتظار کریں۔ انہیں تمام شواہد اور اپنا موقف عدالت عظمیٰ میں پیش کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اب کسی احتجاجی تحریک یا دھرنے کا کوئی جواز نہیں رہتا۔ وزیراعظم نے سپریم کورٹ میں کارروائی کے آغاز میں جس کھلے دل سے خیر مقدم کیا ہے وہ خوش آئند ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے مزید کہا کہ عمران خان کو بھی اسلام آباد میں کسی قسم کی ہنگامہ آرائی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ہنگامہ آرائی سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ محاذ آرائی کی سیاست نے ہمیشہ قومی مفادات اور جمہوریت کو نقصان پہنچایا۔ جمہوریت میں فیصلوں کا اختیار پارلیمنٹ کو ہوتا ہے یا آئینی اداروں کو کسی فرد واحد کسی پارٹی یا دھرنوں کے ذریعے کوئی فیصلہ حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی گورنر پنجاب سے ملاقات

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے گورنر پنجاب ملک محمد رفیق رجوانہ سے ملاقات کی اور ملک کی مجموعی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ جمہوریت کے روز گورنر ہاؤس میں ہونے والی ملاقات میں دونوں راہنماؤں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ جمہوریت کے استحکام کے لیے آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی ناگزیر ہے۔ ملک کسی بھی قسم کی سیاسی، لسانی اور فرقہ وارانہ انتشار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ جمہوری حق کے استعمال میں غیر مہذب طرز عمل ترک کرنا ہوگا۔ پانامہ لیکس کا معاملہ عدالت میں ہے، اسکے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ اسلام آباد بند کرنے کی باتیں ملک کے ساتھ خیر خواہی نہیں۔ یہ ملک بڑی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا، ہمیں اسکی قدر کرنی چاہیے۔ اسے عدم استحکام کا شکار کرنا غیر دانشمندی ہے۔

وزارت امور کشمیر کو فنڈز بروقت جاری کیے جائیں۔ پروفیسر ساجد میر

سینٹ کی قائمہ کمیٹی امور کشمیر گلگت بلتستان نے آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں جاری ترقیاتی منصوبوں کے لیے وزارت امور کشمیر کو تمام ضروری فنڈز بروقت جاری کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ منصوبوں کی تکمیل میں تاخیر سے اصل لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ کمیٹی نے سفارش کی کہ پی ایس ڈی پی کے سالانہ فنڈز میں سے بقیہ رقوم جاری منصوبوں کے لیے جلد جاری کی جائیں۔ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کو سی پیک میں شامل کرنے کے لیے وزیراعظم کو خط لکھا جائے۔ چیئر مین کمیٹی سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ چیئر مین کمیٹی نے ہدایت کی کہ جاری منصوبوں کے ٹھیکے حاصل کرنے والی فرموں کو زیادہ رعایت نہ دی جائے۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ پی ایس ڈی پی ۱۷-۲۰۱۶ء میں آزاد کشمیر کے نو سیری آٹھ مقام بائی پاس منصوبوں کے لیے ۲۷۰۰ ملین رکھے گئے۔ ۲۵۰ ملین جاری ہوئے۔ دونوں منصوبے لائن آف کنٹرول پر ہونے کی وجہ سے ایف ڈبلیو او کو سنگل ایوارڈ کیا گیا۔ دس سال سے رکے ہوئے روٹھا ہر یام پل کے نظر ثانی شدہ بل کی منصوبہ بندی کمیشن نے اصولی منظوری دے دی ہے۔ سینیٹر سراج الحق نے کہا کہ آزاد کشمیر کے منصوبوں کے فنڈز جاری کرانے کے لیے کمیٹی اپنا کردار ادا کرے۔ چیئر مین کمیٹی نے کہا کہ آزاد کشمیر کے مالی مسائل کے حوالے سے الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ سینیٹر احمد حسن نے کہا کہ آزاد کشمیر میں ترقیاتی منصوبے مکمل کرانے کے لیے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی جائے۔ چیف سیکرٹری گلگت بلتستان نے آگاہ کیا کہ ہائیڈل پاور سے ۴۰ ہزار میگا واٹ بجلی پیدا کی جاسکتی ہے اور دس سے بیس کلومیٹر تک الگ الگ ہائیڈل پاور منصوبے لگائے جاسکتے ہیں۔ رحمان ملک نے کہا کہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کو پاک چین اقتصادی راہداری میں شامل کرنے کے لیے وزیراعظم کو خط لکھا جائے اور اگلے اجلاس میں وزارت خزانہ و منصوبہ بندی کو بھی شریک کیا جائے۔ چیئر مین کمیٹی نے کہا کہ آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان کو سی پیک میں شامل کرنے کے لیے الگ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

جانب
مطلوبہ
حافظ
ابو عبد الستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلمان کالونی میاں پتوں نازیباں پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: markaz.dirasat@gmail.com

احکام و مسائل

نماز باجماعت کی فضیلت

سوال نماز اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر ایک اہم فریضہ ہے، لیکن اسے باجماعت ادا کرنے کے متعلق اس کی فضیلت میں اختلاف کیوں ہے؟ کسی حدیث میں پچیس درجے اضافہ کی فضیلت بیان ہوئی ہے اور کسی میں ستائیس درجے ہے اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب اس میں کوئی شک نہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”نماز باجماعت اس کیلئے شخص کی نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔“ (بخاری، الاذان: ۶۳۵)

جبکہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ حدیث میں ہے کہ جماعت کی نماز اس کیلئے شخص کی نماز سے پچیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ (بخاری، الاذان: ۶۳۶)

بظاہر ان احادیث میں درجات کی تعداد کے متعلق تعارض ہے لیکن محدثین کرام نے اس تعارض کو درج ذیل صورتوں میں دور کیا ہے:

○ امام ترمذی نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو راجح قرار دیا۔ ہے جس میں پچیس درجات کا بیان ہے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کو مرجوح کہا ہے جس میں ستائیس درجے بیان ہوئے ہیں اور اس حدیث کو انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے مفردات و غرائب میں شمار کیا ہے۔ لیکن اس توجیہ پر دل مطمئن نہیں کیونکہ بلاوجہ ایک حدیث کو مہمل قرار دینا محل نظر ہے۔ ایسی توجیہ کی جائے جس میں دونوں احادیث کا مفہوم اپنی اپنی جگہ پر صحیح برقرار رہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

○ درجات کے اعتبار سے کم تعداد والی روایت کو ابتدائی طور پر محمول کیا جائے اور زیادہ والی کو انتہاء قرار دیا جائے کیونکہ اللہ کی رحمت سے یہ بعید ہے کہ وہ کوئی چیز دے کر پھر اسے واپس لے لے۔

○ سری نمازوں میں پچیس درجات کی فضیلت ہے جبکہ جہری نمازوں میں ستائیس درجات کی برتری حاصل ہوگی۔

○ درجات کا یہ تفاوت نمازیوں کے کم و بیش ہونے پر ہے اگر نمازی کم ہیں تو پچیس درجے اور اگر زیادہ ہیں تو ستائیس درجے زیادہ ثواب ہوگا۔

○ نماز پڑھنے والوں کے اخلاص، تقویٰ اور خشوع و خضوع میں تفاوت کی وجہ سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے یعنی درجات کا تفاوت اختلاف احوال پر مبنی ہے۔

○ ہر نماز میں پچیس اور عصر و فجر میں ستائیس درجے ہوں کیونکہ ان دونوں نمازوں میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت ہے۔

○ درجات کا یہ تفاوت مسجد کے دور اور قریب ہونے پر مبنی ہے کیونکہ جتنی مسجد دور ہوگی اس میں نماز پڑھنے کے لیے جانا زیادہ فضیلت کا باعث ہے۔

○ انھیں رہے کہ رفع تعارض کی یہ تمام صورتیں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بیان کی ہیں انہوں نے مزید لکھا ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں اضافہ ہے اور ثقہ کی زیادتی قبول ہوتی ہے لہذا ستائیس درجے والی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو راجح قرار دیا جائے۔ واللہ اعلم! (فتح الباری: ج ۲ ص ۱۷۳)

نخنوں کے نیچے کپڑا لگانا

سوال نخنوں کے نیچے کپڑا لگانے کی احادیث میں سخت وعید ہے اس کی وجہ کیا ہے بعض دفعہ اٹھتے وقت اچانک ایسا ہو جاتا ہے کیا یہ بھی مذکورہ وعید کی زد میں آتا ہے؟ اس کی وضاحت کر دیں۔

جواب مرد حضرات کے لیے چادر، شلوار، پینٹ وغیرہ نخنوں سے لٹکانا انتہائی قبیح اور گناہ کا کام ہے جو قبولیت عبادات پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ نماز اور غیر نماز ہر حال میں اس سے احتراز ضروری ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق اس کی حسب ذیل دو اقسام ہیں اور ہر قسم کی الگ الگ وعید ہے۔

○ ایک انسان عادت کے طور پر ایسا کرتا ہے اس کی سزا یہ ہے کہ جو کپڑا نخنوں سے نیچے ہوگا وہ انسان کو آگ میں لے جائے گا۔ جیسا کہ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مومن کا ازار اس کی نصف پنڈلی تک ہونا چاہیے اور اگر وہ نصف پنڈلی اور نخنوں کے درمیان ہو تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو اس کے نیچے ہوگا وہ آگ میں لے جاتا ہے۔“

(ابوداؤد اللباس: ۴۰۹۳)

○ دوسری قسم یہ ہے کہ انسان فخر و مباہات اور تکبر کے طور پر ایسا کرتا ہے تو ایسے شخص کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے نہیں دیکھیں گے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ”اللہ تعالیٰ اس کی“

طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جو تکبر کے طور پر اپنا ازار گھسیتا ہے۔“ (بخاری، اللباس: ۵۱۸۸)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی تکبر کے طور پر اپنا تہبند گھسیتا تھا اس وجہ سے اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنسا جاتا رہے گا۔

(بخاری، احادیث الانبیاء: ۳۳۸۵)

رسول اللہ ﷺ نے اس عمل کو تکبر کی علامت قرار دیا ہے آپ نے ایک شخص کو وعظ کرتے ہوئے فرمایا تھا: ”مٹھنوں سے نیچے اپنا کپڑا لٹکانے سے پرہیز کرنا“ کیونکہ یہ تکبر ہے اور اللہ

تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ (ابوداؤد، اللباس: ۴۰۸۴)

درج ذیل چار حضرات اس وعید سے مستثنیٰ ہیں:

- جس آدمی کا پیٹ بڑا ہو اور کمر کبڑی ہو کوشش کے باوجود اس کی چادر ڈھلک کر ٹخنوں سے نیچے آجاتی ہو۔
- انسان بے خیالی میں اٹھتا ہے تو اس دوران اس کی چادر ٹخنوں سے نیچے ہو جاتی ہے ایسا انسان بھی قابل مؤاخذہ نہیں۔
- کسی انسان کے ٹخنوں پر پھوڑے یا زخم ہیں وہ انہیں چادر سے ڈھانپتا ہے تو وہ بھی اس عذر کی بناء پر معذور ہے۔
- عورتیں بھی اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ انہیں حکم ہے کہ وہ اپنے چادر میں ٹخنوں سے نیچا رکھیں۔

ان احادیث کے پیش نظر مرد کو چاہیے کہ وہ اپنے لباس اور صفات کا اظہار کرے کیونکہ کپڑے کا ٹخنوں سے نیچے کرنا انسانیت کی علامت ہے۔ جیسا کہ امیر المؤمنین علیؓ نے تائید فرمائی ہے۔
خطاب ﷺ نے اشارہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس کی چادر ٹخنوں سے نیچے تھی تو آپ نے اسے اپنے پاس بلا کر پوچھا کہ ”کیا تجھے حیض آتا ہے؟“ اس نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! کیا آدمی کو بھی حیض آتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنی چادر کو ٹخنوں سے نیچے کر کے کیوں چلتا ہے۔“..... پھر آپ ﷺ نے اس کی چادر کو نیچے سے کاٹ دیا۔
(مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۵، ص ۱۶۷)

بہر حال مرد حضرات کو اس سے گریز کرنا چاہیے آج ہم غفلت کی وجہ سے اس جرم کا ارتکاب کرتے ہیں جبکہ یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔ واللہ اعلم!

دفن کے بعد قبر پر اجتماعی دعا

سوال

ہمارے ہاں میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لیے اجتماعی دعا کی جاتی ہے اس پر کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اس کا قرین حدیث میں کوئی ثبوت نہیں، کتاب وسنت کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں۔

جواب

یہ مسنون عمل ہے کہ دفن کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لیے استغفار اور ثابت قدمی کی دعا کی جائے کیونکہ قبر میں میت کو زندہ کر کے بٹھایا جاتا ہے اس سے سوال وجواب ہوتا ہے یہ دعا اس کے لیے ثابت قدمی کی ہوتی ہے۔ قبر سے یا قبرستان سے چالیس قدم دور آکر دعا کرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہیں۔ احادیث میں دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لیے دعا کرنے کے متعلق ہے جیسا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب میت کی تدفین سے فارغ ہوتے تو وہاں کھڑے رہتے پھر فرماتے: ”اپنے بھائی کے لیے دعا استغفار کرو اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ اب اس سے سوال وجواب ہوں گے۔“ (ابوداؤد، الجنائز: ۳۰۳۱)

اس حدیث میں جمع کا صیغہ آیا ہے لہذا یہ دعا اجتماعی ہے انفرادی نہیں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی معمول تھا۔ چنانچہ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں: ”جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کو دفن کر کے فارغ ہوئے تو لوگ ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کھڑے ہو کر سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کے لیے دعا فرمائی۔“ (بیہقی: ج ۴، ص ۵۶)

مصنف عبدالرزاق میں ایک عنوان بایں الفاظ ہے: ”دفن سے فراغت کے بعد میت کے لیے دعا کرنا۔“..... پھر انہوں نے اس سلسلہ میں چند آثار کا حوالہ دیا ہے۔ (صحف عبدالرزاق: ج ۳، ص ۵۰۹)

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے بیٹے کو اس امر کی وصیت کی تھی کہ میری قبر پر بھی اتنی دیر تک کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے۔“ (مسلم، الایمان: ۳۲۱)



منہج اہل سنت والجماعت کے اصول

امام سیدنا
فضیلہ الشیخ
ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس

ترجمہ — جناب محمد جمال بھٹی

تقریب — جناب مفتی عبدالولی خان

تاریخ

19 محرم الحرام 1438ھ / 21 اکتوبر 2016ء

حمد و ثناء کے بعد!

اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، کیونکہ جو اس سے ڈر جاتا ہے، وہ اس کی بہترین حفاظت اور نگہداشت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو! اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا، جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“ (الاحزاب)

برادران اسلام! دور حاضر کے بجرانوں اور چیلنجوں میں، جدید انقلابات اور کشمکش میں کچھ مسلمانوں کے دلوں

میں سیاہ شبہات نے ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ ان کے دل درست راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ وہ امت اسلام کی نظریاتی اور معاشرتی درست راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کیلئے

ایک سنجیدہ امتحان کی ضرورت ہے تاکہ درست سمت پر سفر جاری رہے۔ صحیح اصول اور اسلامی شعار کی وضاحت ہو سکے تاکہ ہمارے سلف صالحین اہل سنت والجماعت کے روشن منہج کی وضاحت ہو سکے۔ کیونکہ صحابہ کرام ہی ہر دور اور ہر علاقے کے لوگوں کے لیے بہترین اسوہ ہیں۔

صحیحین میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”بہترین دور میرا دور ہے، پھر میرے بعد والے لوگوں کا دور، پھر ان کے بعد والوں کا دور بہترین ہے۔“

امت اسلام! مضبوط تاریخی حوالوں اور گہرے معاشرتی رابطوں سے یہ بات بڑی مضبوطی سے ثابت ہوئی ہے کہ صرف صاف جامع اسلامی عقیدہ ہی ایسا ہے جو بکھرے موتیوں کو جوڑنے، مختلف دلوں کو ملانے اور الگ الگ رائے رکھنے والوں کو جمع کر سکتا ہے۔ یہ متقی صحابہ کرام، وفادار تابعین عظام اور ہمارے سلف صالح

کے روشن منہج کا پہلا اصول ہے۔ اس اصول کا تاج توحید خالص کے ساتھ قول و عمل کا اخلاص بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اُن کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں۔“ (البقرہ: 5)

ہر چھوٹے بڑے عمل میں کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا، اس اصول کا سر تاج ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی

”اہل سنت والجماعت“ کی اصطلاح میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ الحمد للہ! یہ اصطلاح تمام اہل اسلام ملت اسلام اور کتاب و سنت کے پیروکاروں کو مشتمل ہے۔ یہی ایک ایسے منہج کی اصطلاح ہے جو ہر قسم کی گروہ بندی، فرقہ بندی، مذہبی عصبیت اور دھڑے بندی سے بلند و بالا ہے۔

معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔“ (النساء)

شاعر کہتا ہے:

”اپنے تمام معاملات میں وحی الہی کو لازم پکڑ لو، بے ہودہ جھوٹ و فریب پر مت عمل کرو۔ اللہ کی کتاب اور فرقان کے ساتھ مبعوث نبی رحمت کی سنتوں پر کار بند ہو جاؤ۔“

اس سے معلوم ہوا کہ ”اہل سنت والجماعت“ کی اصطلاح میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ الحمد للہ! یہ اصطلاح تمام اہل اسلام، ملت اسلام اور کتاب و سنت کے پیروکاروں کو مشتمل ہے۔ یہی ایک ایسے منہج کی اصطلاح ہے جو ہر قسم کی گروہ بندی، فرقہ بندی، مذہبی عصبیت اور دھڑے بندی سے بلند و بالا ہے۔

نقص ہمارے تصور اور غور و فکر میں ہے۔ کمزور معرفت اور ادراک و فہم کی کمی میں ہے کہ اسے ایک مخصوص مذہب کے لیے مقرر کر دیا جائے ہے۔ یا کسی مخصوص علم کے پیروکاروں کیلئے اسے محدود کر دیا جائے۔ یا کسی مخصوص مکان و زمان میں اسے قید کر دیا جائے۔ بلکہ طائفہ منصورہ، فرقہ ناجیہ صحابہ کرام اور ان کے پیروکار ہیں اور اس کا ضابطہ اور قانون رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان ہے: ”(فرق ناجیہ) وہ ہے جو اس منہج پر چلے گا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔“ (طبرانی و حاکم)

برادران اسلام! منہج اہل سنت والجماعت کا ایک اور عمدہ اصول ہے یہ ان کے اعلیٰ ترین خوبیوں میں سے ہے۔ بلکہ یہ ان کے منہج کا جھومر ہے۔ حتیٰ کہ یہ ان کی پہچان بن گیا ہے اور وہ ہے ”مسلمانوں کی جماعت سے وابستگی۔“ حاکم وقت کی اطاعت و فرمانبرداری۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو! اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے، تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آ جائے۔“ (آل عمران)

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ”اللہ کی رسی سے مراد مسلمانوں کی جماعت ہے۔“ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت ہر گز گمراہی پر اکٹھی نہ ہوگی۔ لہذا تم مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنا، بے شک اللہ کا

ہاتھ جماعت پر ہے۔“ (طبرانی)

اس لیے اہل سنت والجماعت سے مراد ہمارے سلف صالح ہیں اور جوان کے نقش قدم پر چلے، اور وہ مسلکی گروہ بندی، اختلافات، دھڑے بندی اور عصبيت کے فرقوں سے مکمل دور ہو۔ جس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

برادرانِ ایمان! اہل سنت والجماعت کے منہج کی ایک اور امتیازی خوبی اور اصول میانہ روی ہے۔ ہر قول و فعل میں میانہ روی اور اعتدال ان کا خاصہ ہے۔ خالص اعتدال، رہبر انسانیت کی سیرت کو ظاہر و باطن میں اپنانا ہے۔ خلفائے راشدین مہدیین اور تمام صحابہ کرام کے طریقے پر چلنا ہے۔ بدعات سے دور رہنا اور خواہش پرست گمراہوں کے منہج سے دور رہنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”وہ مہاجر و انصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت

ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔“ (التوبہ)

اس آیت کریمہ میں بڑی واضح

دلیل ہے کہ سلف صالحین، صحابہ کرام، مہاجرین اور انصار کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے کیونکہ وہ امت کے سب سے سچے، سب سے افضل اور اللہ کے دین کے سب سے بڑے علماء ہیں۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سلف صالحین کے منہج پر چلنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم جدید وسائل اور آلات سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ عصر حاضر کے جدید ذرائع، ایجادات سے مستفید ہونا ہرگز منع نہیں تاکہ وقت کی ضروریات کے ساتھ چلا جاسکے۔

برادرانِ ایمان! دکھ کو بڑھانے والی ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہمارے کچھ مسلمان بھائی دور حاضر میں سلف صالحین کے منہج میں افراط کا شکار ہیں۔ انہوں نے اہل زنج کی گمراہیوں اور کج رویوں کو اپنا لیا ہے۔ اپنے نیک سیرت سلف کے منہج کے خلاف ورزی کی ہے۔ ان کے روشن منہج کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ انہوں نے خود کو فتنوں کے اندھے کنویں میں ڈال دیا ہے اور امت کے کچھ لوگوں کو فتنوں، اور جھگڑوں کی نظر کھو دیا ہے انہوں نے

عصبيت کے جھنڈے بلند کیے ہیں اور جاہلیت کے بولے بولے ہیں۔ ان کا یہ رویہ اعتدال و میانہ روی کے اصول سے بہت دور ہے۔ اسلام کی کوہان جہاد فی سبیل اللہ کے شعار کو نقصان دینے کی کوشش ہے۔ شرعی قوانین کو منہج کرنے کی بے ہودہ سعی ہے۔

اسی طرح انہوں نے اپنے بعض دہشت گردانہ اعمال سے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ مسلمانوں کی پراپرٹی کو تباہ کرنا، مساجد، یونیورسٹیوں اور ہسپتالوں میں بم دھماکے کرنا، عقل، نقل اور سلف کے منہج کے صریح خلاف اور بہت بڑا جرم ہے۔ انہیں شرعی مقاصد، سیاست اور ہدایات کی چنداں پروا نہیں۔

کچھ ایسے بھی ہیں جن کی زندگی بھر کی محنت سراسر گمراہی ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں کہ انہوں نے بڑی شادمانہ کاوش کی ہے۔ وہ کھوکھلی دھمکیاں دے

اہل سنت والجماعت سے مراد ہمارے سلف صالح ہیں اور جوان کے نقش قدم پر چلے، اور وہ مسلکی گروہ بندی، اختلافات، دھڑے بندی اور عصبيت کے فرقوں سے مکمل دور ہو۔ جس نے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

رہے ہیں۔ عصبيت و فرقہ بندی کے گڑھوں میں گر چکے ہیں۔ اپنی گمراہیوں میں منہمک ہیں۔ پرفریب نعرے لگا رہے ہیں ان کے قول کبیرہ گناہ ہیں، ان کے کام واضح ترین جرائم ہیں۔

کیا یہ عقل و دانش اور حکمت و تدبیر ہے کہ صرف سیاسی مقاصد اور نظریاتی تعلقات کی بنا پر بحرانوں اور فتنوں کو ہوا دی جائے۔ دوسروں کے نظریات و عقائد کو زخمی کیا جائے اور ان پر الزامات لگائے جائیں؟!

یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے جبکہ اللہ کا دین میانہ روی اور اعتدال سکھاتا ہے۔ امت کی نگہبانی اور ان کے مصالح کی نگرانی کوئی جاہل، احمق، خائن، نفرت پھیلانے والا، گالی گلوچ کرنے والا، یہ چگاڑا اور گھٹیا لوگ ہرگز نہیں کر سکتے۔ ہر طرح کی خیر و بھلائی سلف صالحین کی پیروی میں ہے۔

امت اسلام! اہل سنت والجماعت کا ایک اور اہم اور مثالی اصول یہ ہے کہ ان کا عقیدہ اخلاق و اقدار کے ساتھ جڑا ہے۔ مسلمانوں کے خون ان کے ہاں محترم

ہیں۔ دہشت گردی، شدت، تکفیر، حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور عام مسلمانوں کی قتل و غارت سے بالکل دور ہے۔ شرعی بیعت کو ہرگز نہیں توڑتے، جنگی اور فراخی، خوشی اور غمی، ہر حالت میں عقیدے، عبادت اور قربت میں اس بیعت کو نبھاتے ہیں۔ دنیاوی مقاصد، مادی فوائد اور نظریاتی تعلقات کی بنا پر وہ اسے نہیں توڑتے۔

شرعی اصول کہتا ہے کہ حکمران کا اپنی رعایا کو دیا ہوا حکم مصلحت کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔ وہ ہر دوست و دشمن، قریب اور بعید کے حق کے لیے پورے عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کر دے کہ انصاف سے پھر جاؤ، عدل کرو، یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔“ (المائدہ)

ان کی زبانیں فتنوں کو بھڑکانے سے محفوظ رہتی ہیں۔ یہ گمراہ کن نعرہوں کو رواج نہیں دیتے۔ امت کے معاملات کو حل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کی حالت زار کا

انہیں احساس ہوتا ہے۔ خصوصاً جوان دنوں شام، عراق اور یمن میں ہو رہا ہے۔ وہ ان کے لیے دعا گو ہوتے ہیں۔ وہ کتاب و سنت کے خلاف ہر چیز کو رد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امام شافعی کو جزائے خیر دے۔ انہوں نے کیسی خوبصورت بات کہی ہے: ”نبی کریم ﷺ کے حکم کے خلاف ہر چیز ناقابل اعتبار ہے۔ آپ کے فرمان کے ہوتے ہوئے ہر رائے اور قیاس مردود ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے فرمان کے ساتھ ہر عذر ختم کر دیا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”شرعی مقاصد شریعت کے وضع کردہ ہیں۔ تاکہ انسان کو اس کی خواہشات کی پیروی سے نکال کر خالص اللہ کا بندہ بنایا جاسکے۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

مؤمن بھائیو! اس بابرکت ملک بلادِ حرمین شریفین سعودی عرب پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اہل سنت کا مرکز بنایا ہے۔ اہل اسلام اور تمام مؤثر بین الاقوامی طاقتوں کی نگاہوں

سیدنا فاروق اعظم

بقیہ

﴿سُبْحَنَكَ هَذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ﴾ (النور)

(عمدة القاری کتاب الصلاة باب ما جاء فی القلہ۔۔۔ الخ)

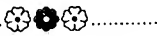
تیرہویں تائید ایزدی اس طرح حاصل ہوئی کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک روز سو رہے تھے کہ ایک غلام بغیر اجازت کے اندر چلا آیا۔ اس وقت آپ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونا حرام فرما دے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بِيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا﴾ (النور)

قرآن مجید کا چودھواں مقام جو آپ کی تائید میں اتراہ سورۃ الاحزاب کی 53 نمبر آیت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کو لوگوں کا امہات المؤمنین کے پاس جانا پسند نہیں تھا آپ نے اس کا اظہار فرمایا تو یہ آیات نازل ہو گئیں۔ (صحیح مسلم)

پندرہویں مقام میں موافقت سورۃ التحريم کی آیت نمبر 5 جن میں امہات المؤمنین کو تنبیہ کی گئی ہے۔ سولہویں نمبر پر سورۃ الانفال کی آیت نمبر 5 جس میں غزوہ بدر کیلئے باہر نکل کر لڑنے کا مشورہ سیدنا محمد کا تھا تو قرآن مجید کے نزول نے بھی اس کی تائید کر دی۔ سترہویں موافقت قرآن سورۃ منافقون کی آیت نمبر 6 ہے جس میں منافقین کیلئے دعا کرنے یا نہ کرنے سے انکی مغفرت نہیں ہوتی کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ اٹھارہویں تائید یا موافقت سورۃ الواقعة کی آیات نمبر 39/40 ہیں جن میں امت محمدیہ علی کثرت کا ذکر کیا گیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمارے دل میں آپ کی عظمت اور آپ کی سیرت پر عمل کرنے کا بیج بودے۔ اللہ ہم سب کے گناہوں کو معاف فرمائے۔



وی پی آرہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

”آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔“ (انفال)

رائے میں اختلاف ہو تو ادب اختلاف ملحوظ رکھیے، خاص طور پر شریعت اسلامیہ کے چھوٹے اور فروغی مسائل کی وجہ سے آپس میں نہ لکھیے، اپنے بھائیوں کے حوالے سے سینوں کو پاک رکھیے کیونکہ ہمارے آپس کے اس طرح کے اختلافات کا فائدہ بہر حال ہمارے دشمنوں ہی کو ہوتا ہے اور وہ گھات لگائے ہماری غلطیوں کے انتظار میں بیٹھا ہے۔

تو بچے رہیے! چوکنے رہیے! اے اہل سنت والجماعت! ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اختلافات سونے کی سببی سبائی پلیٹ نہیں دشمن کے سامنے پیش کر دو۔ یقین جانئے! آج سے بڑھ کر اور کسی دور میں اہل سنت والجماعت کو اتحاد و اتفاق کی اتنی ضرورت نہ تھی۔ اس دور میں تو مسلمانوں کے خلاف سارے دشمن اکٹھے ہو گئے ہیں تاہم نصرت، عزت اور غلبہ ان شاء اللہ اہل ایمان ہی کو ملے گا۔

اللہ کے بندو! سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقے پر اور اہل سنت والجماعت کے نقش قدم پر جم جائیے۔ جائے ہجرت، مدینہ منورہ کے امام، امام مالک فرماتے ہیں: ”اس امت کے آخری حصے کو بھی وہی چیز درست کر سکتی ہے جس نے اس کے پہلے حصے کو درست کیا ہے۔“

اللہ کا فرمان تو اس سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ فرمایا: ”اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے“ یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے، شاید کہ تم کج روی سے بچو۔“ (انعام)

اے اللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنی کتاب پر عمل کرنے کی اور سنت رسول ﷺ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما! اے اللہ! انہیں اپنے نیک بندوں پر رحم کرنے والا بنا۔ آمین!



کا مرکز بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو شاندار اور روشن تاریخ سے نوازا ہے جس میں وہ سلفی عقیدے، اصلاحی دعوت اور میانہ روی والے طریقے کی گھنی چھاؤں میں پلتا بڑھتا رہا ہے۔

اس ملک نے سردار انبیا ﷺ، صحابہ کرام اور پرہیزگار و وفادار اماموں کا طریقہ اپنایا ہے۔ اس نے کتاب و سنت کو نافذ کیا ہے۔ بدعات، خرافات، گمراہیوں اور کمزور آراء کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ عظیم دین کو صحیح معنوں میں نافذ کرنے والا ملک ہے جس نے رہتی دنیا تک کے لیے ثابت کر دیا کہ سلفی طریقہ ہر ملک اور ہر وقت میں قابل تحفید ہے۔ اس نے ایک سلفی طریقے کو ایک روشن، چمکتا، شاندار اور قابل فخر نمونہ بنا دیا ہے۔

بعض جدید ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے چند دشمنوں نے اسے اپنا نشانہ بنا رکھا ہے۔ یہ لوگ اس ملک کے، اس ملک کی قیادت کے، اس کے علماء کے اور اس ملک کی نامور شخصیات کے خلاف جھوٹ بکتے ہیں اور انوہیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کے اس رویے سے حاسدوں کے سیاہ چہرے ننگے ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ ایک نیک و شکر دی کے مرتکب ہیں، تاہم ان کی کوششوں کے باوجود امت کی وحدت اور بھائی چارہ میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

اس ملک کی خیر خواہی دراصل اہل سنت والجماعت کی خیر خواہی ہے۔ اس کے امن و امان اور سکون چین پر حملہ دراصل تمام اہل سنت والجماعت پر حملہ ہے۔

بعد ازاں! اے مسلمانو! میں سب کو تہ دل سے دعوت دیتا ہوں کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص اپنائیے، دین پر قائم رہیے، شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا رہیے، سنت رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقے کو سلف صالحین کے فہم کے مطابق اپنائے رکھیے۔ دین اسلام کے عظیم اصولوں پر اکٹھے ہو جائیے، عصبيت اور فرقہ واریت کے نعرے چھوڑ دیجیے۔

اسی طرح میں تہ دل سے ان لوگوں کو بھی پکارتا ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل سنت والجماعت میں شمولیت کا فخر بخشا ہے کہ وہ اختلافات، تفرقہ بازی، لڑائیوں اور جھگڑوں سے دور رہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

رفعت آسمان عظمت الہی کا نشان

جناب مولانا میاں محمد جمیل

فَاتَمَّا يَقُولُ لَكَ كُنْ فَيَكُونُ ﴿١٠﴾ (البقرة)

”اللہ“ نے زمین و آسمان کو بغیر کسی نمونے کے پیدا کیا، جب وہ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے حکم دیتا ہے کہ ”ہو جا“ وہ کام اس کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔“

”بدیع“ کا لفظ استعمال فرما کر واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی پہلے سے موجود نقشے کے، اوپر نیچے سات آسمان اور تہ بہ تہ سات زمینیں پیدا کیے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے زمین و آسمان آپس میں ملے ہوئے تھے۔ ﴿أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا ۖ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۖ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾﴾ (الانبیاء)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی ذات، صفات، اختیارات کے ثبوت اور اپنی عبادت کے استحقاق کیلئے درجنوں الہامی، عقلی اور مشاہداتی دلائل دیئے اور انسان کو اپنے انعامات یا دلا کر بار بار متوجہ کیا ہے کہ ”اے انسان میری قدرت کے نشانات اور میرے احسانات پر غور کر“ تاکہ تجھے علم سے بڑھ کر عین الیقین ہو جائے کہ ”اللہ“ ہی تجھے زمین و آسمان اور پوری کائنات کو پیدا کرنے اور اس کا نظام چلانے والا ہے۔ اس نے انسان کی فہم اور صلاحیت کا خیال رکھتے ہوئے اپنی قدرت کی اُن نشانیوں اور مظاہرات کی طرف توجہ دلائی ہے جنہیں ہر انسان دیکھتا اور جانتا ہے اور ان سے اپنی استعداد اور قوت کار کے مطابق استفادہ کرتا ہے۔ قدرت کاملہ کی بڑی نشانیوں میں

سات آسمانوں کا کسی ستون اور سہارے کے بغیر اوپر نیچے تنے رہنا، لاتعداد سال گزرنے کے باوجود اپنی جگہ سے نہ ہلنا اور نہ جھلکانا ہے۔

اُن گنت مدت بیت جانے کے باوجود آسمان کی رنگت میں فرق واقع نہ ہوتا، دن کے وقت سورج کا چمکنا اور رات کے وقت چاند ستاروں کا جگمگانا، یہ خالق کائنات کی ایسی نشانیاں ہیں جن کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں لہذا ان کے خالق کا حکم مانا جائے اور صرف اسی کی بندگی کی جائے۔ ان حقائق کے باوجود اللہ تعالیٰ نے انسان کیلئے ایسے دلائل دیئے کہ ایک ان پڑھ بھی بات کو پوری طرح سمجھتا ہے اور علم و آگہی رکھنے والا یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا اور پیدا کیا ہے وہ اپنے جمال و کمال کی انتہاء تک پہنچا ہوا ہے۔ اس لیے ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہے: ”هَبْ رَاكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْبَشَرِ“ اسی خالق نے ہی زمین و آسمانوں کو بغیر پہلے سے موجود نمونے کے پیدا کیا ہے۔

﴿بِكَيْفِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا

اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حکم دیا کہ تم اوپر نیچے سات آسمان بن جاؤ اور زمین کو حکم ہوا کہ تو تہ بہ تہ سات زمینوں کی شکل اختیار کر لے چنانچہ ایسا ہو گیا۔

﴿ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۖ قَالَتَا أَتَيْنَا طَآعِينَ ﴿١٠﴾﴾ (السجدة)

”پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو اس وقت دھواں تھا، اُس نے آسمانوں اور زمین سے فرمایا چاہو یا نہ چاہو ہر حال وجود میں آ جاؤ، دونوں نے کہا ہم تابع فرمان ہو کر حاضر ہو گئے۔“

آسمان بنانے کے بعد انہیں یوں ہی نہیں چھوڑ دیا بلکہ اس میں مسلسل توسیع کی جارہی ہے۔ آسمانوں کو دودن میں بنایا اور پھر ہر آسمان کو اس کے متعلقہ امور کے بارے میں احکام صادر فرمائے پھر پہلے آسمان کو چاند ستاروں سے مزین کیا اور شیاطین سے اس کی حفاظت کا بندوبست فرمایا۔ ﴿وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ ﴿١٠﴾﴾

”ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے اور ہم اس کو وسعت دینے جارہے ہیں۔“ (الذاریت) ”آئیدی“ ”ید“ کی جمع ہے جس کے بارے میں اہل علم کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ جب اپنے بارے میں یاد کا لفظ بولتا ہے تو اس کا مطلب اس کا ہاتھ ہوتا ہے جس کے بارے میں ہمیں قیاس آرائی اور کوئی تاویل کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے لیے ”آئیدی“ کا لفظ استعمال فرماتا ہے تو اس کا معنی قوت اور طاقت ہوتا ہے۔ یہاں ”آئیدی“ کا معنی یہ ہوگا کہ ہم نے آسمانوں کو بنایا اور ہمیں اس پر پوری قوت اور اختیار حاصل تھا اور ہے اور ہم اسے وسعت دینے جارہے ہیں۔ ﴿اللَّهُ الَّذِي رَفَعَ السَّمَوَاتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ ﴿٢﴾﴾ (الرعد: 2)

”اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جنہیں تم دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر جنوہ افروز ہوا۔“ ﴿وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ﴿٧﴾﴾ (ہود: 7)

”اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا اور اس کا عرش پانی پر تھا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہتر عمل

”کیا جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور بات کا انکار کرتے ہیں انہوں نے غور نہیں کیا کہ آسمان اور زمین آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ ہم نے انہیں الگ الگ کیا اور ہر زندہ چیز پانی سے پیدا کی۔ کیا پھر بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے؟“ ”رَتْقًا“ کا معنی ہے آپس میں خلط ملط ہر جڑے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو حکم دیا کہ تم اوپر نیچے سات آسمان بن جاؤ اور زمین کو حکم ہوا کہ تو تہ بہ تہ سات زمینوں کی شکل اختیار کر لے چنانچہ ایسا ہو گیا۔

قرآن مجید کے الفاظ سے یہ بظاہر عمل بڑا سادہ معلوم ہوتا ہے لیکن اب تک اس کی جو جزئیات سامنے آئی ہیں اُن پر غور کیا جائے تو آدمی کی عقل نہ صرف دنگ رہ جاتی ہے بلکہ اس عمل کا احاطہ کرنے سے پہلے ہی سوچ کی حد ختم ہو جاتی ہے۔

کرنے والا ہے۔“

﴿فَقَضَّاهُمْ سَبْعَ سَلَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي
كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا
بِهَاضِجٍ ۚ وَحِفْظًا ۚ ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ
الْعَلِيمِ ۝﴾ (حم السجدة)

”اُس نے دودن میں سات آسمان بنائے اور ہر
آسمان کے لیے اس سے متعلقہ قانون جاری کیا،
اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے خوبصورت
بنایا اور اسے محفوظ کر دیا۔ یہ سب کچھ جاننے والی
زبردست ہستی کا بنایا ہوا ہے۔“

﴿أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي الْأَرْضِ
وَأَلْفَلَاكَ تُجْرِي فِي الْبَحْرِ بِأَمْرِهِ ۚ وَيُمْسِكُ السَّمَاءَ
أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالْكَافِرِينَ
لَكَرُوفٌ ۚ حَنِيمٌ ۝﴾ (الحج)

”کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے وہ سب کچھ
تمہارے لیے مسخر کر رکھا ہے جو زمین میں ہے اور

اسی نے کشتی کو پابند کیا ہے جو اس
کے حکم سے سمندر میں چلتی ہے اور
وہی ذات آسمان کو اس طرح
تھامے ہوئے ہے کہ اس کے اذن
کے بغیر وہ زمین پر نہیں گر سکتا،

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر نہایت شفقت
کرنے اور مہربانی فرمانے والا ہے۔“

آسمان کی طرف دیکھیں نہ معلوم کتنی مدت سے
بغیر سہارے کے کھڑا ہے۔ نہ اس میں کوئی دراڑ واقع ہوئی
ہے اور نہ وہ کسی طرف سے جھکا ہے۔ یہ اللہ کے حکم کے
مطابق بنا ہوا ہے اور نیچے گرنے کا نام نہیں لیتا۔ اگر اللہ
تعالیٰ چاہے تو آسمان زمین پر دھراں آگرے لیکن یہ اللہ
تعالیٰ کی شفقت و مہربانی ہے کہ وہ لوگوں کے کفر و شرک
اور ہر قسم کی نافرمانی دیکھ کر بھی آسمانوں کو تھامے ہوئے ہر
چیز کو انسان کی خدمت میں لگائے ہوئے ہے لیکن اس
کے باوجود انسان اس کو معبود برحق ماننے کے لیے تیار
نہیں، غور کریں کہ انسان کس قدر ظالم ہے اور اللہ تعالیٰ
کس قدر مہربان ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۚ وَ
لَئِنْ زَالَتَا إِنْ أَمْسَكَهُمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ بَعْدِهِ ۚ إِنَّهُ

كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ۝﴾ (فاطر)

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو ٹل
جانے سے روکے ہوئے ہے اور اگر وہ ٹل جائیں تو
اللہ سوا کوئی انہیں تھانے والا نہیں ہے، بے شک
اللہ بڑے حوصلے والا اور درگزر فرمانے والا ہے۔“

یقین جانو کہ اللہ تعالیٰ نے ہی زمین و آسمانوں
کو پیدا فرمایا اور وہی انہیں تھامے ہوئے ہے۔ تاکہ اپنے
مقام سے ہلنے نہ پائیں اگر وہ اپنی جگہ سے ہل جائے تو
کون ہے جو اسے اصل جگہ پر لے آئے؟ آسمان کو تھامنا
تو درکنار، پوری دنیا کے حکمران اور عوام ٹل کر زمین
کو ہلنے یعنی زلزلہ سے نہیں بچا سکتے۔ زلزلہ سے بچانا تو دور
کی بات، ارضیات کے سائنسدان اب تک یہ پتہ نہیں چلا
سکے کہ زمین میں کہاں اور کب زلزلہ واقع ہوگا۔ تاریخ
انسانی میں کتنی بار زلزلہ آیا جس نے چند لمحوں کے اندر نہ
صرف ہزاروں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا بلکہ
اس علاقے کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ اب تک نہ ہوا ہے اور

**آسمان کی طرف دیکھیں نہ معلوم کتنی مدت سے بغیر سہارے کے کھڑا ہے۔
نہ اس میں کوئی دراڑ واقع ہوئی ہے اور نہ وہ کسی طرف سے جھکا ہے۔ یہ اللہ
کے حکم کے مطابق بنا ہوا ہے اور نیچے گرنے کا نام نہیں لیتا۔**

نہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زلزلوں کو روک سکے اس کی
قوت و قدرت کی کوئی انتہا نہیں۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ
نے انسان کو ایک حد تک اختیار دے رکھا ہے۔ جس وجہ
سے انسان زمین و آسمانوں کے خالق اور مالک کو بھول
کر اس کی مخلوق میں دوسروں کو اس کا شریک بنا لیتا ہے۔
﴿أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ
وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَغْنَىٰ بِخَلْقِهِنَّ بِشَيْءٍ عَلَىٰ أَن يُنْجِيَ
الْمُؤْمِنِينَ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝﴾ (الاحقاف)

”کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ نے زمین و
آسمانوں کو پیدا کیا اور ان کو بنانے میں اسے کوئی
تھکاؤ نہیں ہوئی، وہ پوری قدرت رکھتا ہے کہ
مردوں کو زندہ کرے، کیوں نہیں؟ یقیناً وہ ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہے۔“

جو لوگ ”اللہ تعالیٰ“ کی ذات پر اس کے حکم کے
مطابق ایمان نہیں لاتے، کیا وہ غور نہیں کرتے کہ ”اللہ“ وہ

ذات ہے جس نے زمین و آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور ان
کے پیدا کرنے میں اسے کوئی تھکان محسوس نہ ہوئی۔ وہ
اس بات پر قادر ہے کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے
۔ کیوں نہیں! بلاشبہ وہ کائنات کے ذرہ ذرہ پر اقتدار اور
پورا اختیار رکھنے والا ہے۔ اس حقیقت کے باوجود لوگ اللہ
کی ذات، صفات، اس کے احکام اور اس کی بات پر یقین
نہیں رکھتے، وہ سمجھتے اور کہتے ہیں کہ ”اللہ“ مردوں کو زندہ
نہیں کر سکتا۔

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي
سِتَّةِ أَيَّامٍ ۚ وَمَا مَسْنَأَيْنَ لُغُوبًا ۝﴾ (ذی)

”ہم نے زمین اور آسمانوں کو اور جو کچھ ان کے
درمیان ہے اُسے چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی
تھکان نہیں ہوئی۔“

جہاں تک اللہ تعالیٰ کے زمین و آسمان پیدا کرنے
کے بعد تھکان نہ ہونے کا مسئلہ ہے اس بارے میں
یہودیوں اور ان سے متاثرین کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
زمین و آسمانوں اور ہر چیز کو پیدا کرنے
کے بعد تھکان محسوس کی۔ اس لیے ہفتہ کے
دن آرام فرمایا جس وجہ سے ہم بھی ہفتہ
کے دن کام کاج سے چھٹی کرتے ہیں۔
اس مقام پر اللہ تعالیٰ نے اس بات کی
واضح نفی فرمائی ہے کہ زمین و آسمانوں کو پیدا کرنے کے
بعد اسے کوئی تھکان نہیں ہوئی تھی۔ اس نے زمین
و آسمانوں اور مخلوق کو پیدا ہی نہیں کیا بلکہ ہر وقت پوری
مخلوق کی نگرانی اور حفاظت بھی فرما رہا ہے اور اسے کوئی
تھکان نہیں ہوتی۔

﴿وَلَا يَؤُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ
الْعَظِيمُ ۝﴾ (البقرة)

”وہ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا ہے اور نہ
اکتا تا ہے وہ بہت ہی بلند وبالا اور بڑی عظمت والا
ہے۔“

﴿الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَلَوَاتٍ طِبَاقًا ۚ مَا تَرَىٰ فِي
خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِنْ تَفَوُّتٍ ۚ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۚ هَلْ
تَرَىٰ مِنْ فَتْوَةٍ ۚ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ
يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝﴾

”اُسی نے اوپر نیچے سات آسمان بنائے، تم

الرحمان کی تخلیق میں کسی قسم کی بے ربطی نہیں پاؤ گے۔ پھر پلٹ کر دیکھو، کیا تمہیں کوئی خلل نظر آتا ہے؟ بار بار نظر دوڑاؤ تمہاری نظر تھک کر پلٹ آئے گی لیکن تم آسمان میں کوئی شکاف نہیں پاؤ گے۔“ (الملک)

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ٹھوس دلائل کے ساتھ بار بار یہ حقیقت بتلائی اور سمجھائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کائنات کا کوئی خالق اور مالک نہیں۔ چاہیے تو یہ کہ لوگ اپنے خالق اور مالک کی بندگی کریں اور اس کا حکم مانیں لیکن بے شمار لوگ ”اللہ“ کو خالق اور مالک ماننے کے باوجود دوسروں کی بندگی اور غلامی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے کان کھولنے کے لیے مزید فرمایا:

﴿قُلْ ادْعُوهُمْ مَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اِذْ يُنْفِثُ مِنْ سَحَابٍ مِّمَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اِذْ يُنْفِثُ مِنْ سَحَابٍ مِّمَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اِذْ يُنْفِثُ مِنْ سَحَابٍ مِّمَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ اِذْ يُنْفِثُ مِنْ سَحَابٍ مِّمَّا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ (الاحقاف)

”اے نبی ﷺ! ان سے فرمائیں کبھی تم نے غور کیا ہے کہ جنہیں تم ”اللہ“ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ کہ زمین میں انہوں نے کیا پیدا کیا ہے؟ یا آسمانوں کی تخلیق میں ان کا کیا حصہ ہے؟ اس سے پہلے آئی ہوئی کوئی کتاب یا تمہارے پاس کوئی علمی دلیل ہے اگر تم سچے ہو تو اسے پیش کرو۔“

ظاہر بات ہے کہ ان کے پاس کسی آسمانی کتاب کا حوالہ اور کوئی عقلی اور علمی ثبوت نہیں۔ مگر پھر بھی ذاتِ کبریا کے سوا دوسروں کے سامنے جھکتے اور انہیں پکارتے ہیں۔ ان کے باطل عقیدہ کی کلی کھولتے ہوئے یہاں یہ بات سمجھائی ہے کہ دین اللہ کی کتاب، نبی کی سنت اور ٹھوس علمی ثبوت پر مبنی ہے۔ اس کے سوا کسی کی رائے دین کی تشریح میں معاون تو ہو سکتی ہے مگر دین کہلوانے کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ جہاں تک کفار سے اس سوال کا تعلق ہے کہ جن کی وہ عبادت اور غلامی کرتے ہیں انہوں نے زمین و آسمان میں کیا پیدا کیا ہے تو ہر مشرک اور کافر اس کا اقرار کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ زمین و آسمان اور ہر چیز کو صرف اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے۔ یہ ایسی حقیقت ہے

کہ جسے دماغ کی حاضری اور دل کی حضوری کے ساتھ سنا جائے تو انسان کا کلیجہ کانپ اٹھتا ہے۔

﴿وَلَيْنَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ﴾ (الزخرف)
”اگر تم ان لوگوں سے پوچھو کہ زمین اور آسمانوں کو کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے کہ انہیں زبردست علیم ہستی نے پیدا کیا ہے۔“
﴿قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾
”ان سے پوچھیں ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی مالک ہے فرمائیں پھر تم شرک کرتے ہوئے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟“ (المؤمنون)

اہل مکہ رسی طور پر مانتے تھے کہ انہیں اور زمین و آسمانوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے لیکن حقیقی طور پر ان کا اللہ تعالیٰ کی ذات اور فرمان پر ایمان نہیں تھا۔ کیونکہ اللہ

”ان سے پوچھیں ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے وہ ضرور کہیں گے اللہ ہی مالک ہے فرمائیں پھر تم شرک کرتے ہوئے ڈرتے کیوں نہیں ہو؟“

تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسے بلا شرک غیر مانا جائے اور خالص اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے حضور ہاتھ پھیلائے جائیں اور اسے تمام اختیارات کا مالک سمجھتے ہوئے اس پر بھروسہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کے اثبات اور وضاحت کے لیے شمس و قمر، لیل و نہار اور آفاق و افلاک کو ثبوت کے طور پر پیش فرما کر انسان کو سمجھایا اور مطالبہ کیا ہے کہ شمس و قمر اور کائنات کے خالق و مالک کی خالص عبادت کی جائے۔ کسی اور کی عبادت کرنا شرک اور جرم ہے اس سے ہر صورت بچنا ہوگا۔

﴿فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَ لَا كُوْفِرَ الْكَافِرُوْنَ﴾ (المؤمن)

اے لوگو! صرف ایک اللہ ہی کو پکارو اپنی اطاعت اس کے لیے خالص کرتے ہوئے۔ بے شک یہ کام کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“

﴿اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَدْبُرُ الْاَمْرَ﴾

مَا مِنْ شَيْءٍ اِلَّا مِنْ عِنْدِنَا ذِكْرُكُمْ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ﴾ (یونس)

”یقیناً تمہارا رب ”اللہ“ ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر عرش پر بلند ہوا وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرنے والا نہیں، اللہ ہی تمہارا رب ہے، بس اس کی عبادت کرو، کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟“

﴿اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يَغْشٰى الْكِلٰمَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا وَّ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ﴾ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ﴾ (ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾ (الاعراف)

”بے شک تمہارا رب ”اللہ“ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر عرش پر جلوہ افروز

ہوا، وہ رات کو دن کو دن پر اوڑھاتا ہے جو تیز چلتا ہوا اس کے پیچھے چلا آتا ہے۔ سورج، چاند اور ستارے پیدا کیے، اس حال میں کہ اس کے حکم کے تابع ہیں۔ سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا اللہ ہی کا کام ہے، اللہ بہت برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ اپنے رب کو گڑگڑا کر اور خفیہ انداز میں پکارو، بے شک وہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

جلسہ تقسیم اسناد

○ تاریخ 131 اکتوبر بروز سوموار بعد نماز عشاء جامع مسجد بیت المکرم اہل حدیث عید گاہ روڈ ظفر وال میں 27 واں سالانہ جلسہ تقسیم اسناد زیر امارت حافظ عبدالغفار ریحان امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ظفر وال منعقد ہو رہا ہے جس میں جناب حافظ عبدالباسط شیخ پوری، حافظ محمد یوسف پروردی و دیگر علماء کرام خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ: اس سال 18 خوش نصیب طلبہ نے حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی ہے۔

منجانب: جامعہ حریم ظفر وال

سیدنا محمد ﷺ اور موافقت قرآن

رقبہ اور بازنطینی سلطنت کا تقریباً تہائی حصہ اسلامی سلطنت کا حصہ بنا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی مہارت، شجاعت اور عسکری صلاحیت نے ساسانی سلطنت کی مکمل بادشاہت کو دو سال سے بھی کم عرصہ میں زیر کر لیا، نیز اپنی سلطنت و حدود سلطنت کا انتظام رعایا کی جملہ ضروریات کی نگہداشت اور دیگر امور سلطنت کو جس خوش اسلوبی اور مہارت و ذمہ داری کے ساتھ نبھایا وہ ان کی زبردست صلاحیتوں کی دلیل ہے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حسن انتظام کے سلسلے میں جو نئی سمتیں پہلی بار متعارف کروائیں ان میں بیت المال کو قائم کرنا عدالتیں اور قاضیوں کی مستقل تقرری سن

ابو ہانس عمر بن خطاب عدوی قریشی لقب فاروق مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا لقب فاروق اور کنیت ابو حفص دونوں نبی کریم ﷺ کے عطا کردہ ہیں۔ آپ کا نسب آٹھویں یا نویں پشت میں رسول اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی آٹھویں یا نویں پشت میں کعب کے دو بیٹے مرہ اور عدی تھے جن میں سے رسول اللہ ﷺ مرہ کی اولاد جبکہ سیدنا عمر فاروق عدی کی اولاد میں سے ہیں۔ ابتدا میں جب حضور اکرم ﷺ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی سخت مخالفت کی۔ مگر کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ پر جب حقیقتیں کھلے لگیں اور آپ ﷺ نے دعا بھی کی تو آپ نے

اسلام قبول کر لیا۔ اس لیے آپ کو مراد رسول ﷺ بھی کہا جاتا ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ راشد نبی کریم ﷺ کے سسر اور تاریخ اسلام کی اہم ترین شخصیات میں سے

ایک ہیں۔ آپ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں اور آپ کا شمار علم و حکمت سے بھرپور صحابہ میں ہوتا تھا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد 22 جمادی الثانی سن 13ھ کو مسند خلافت سنبھالی۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک با عظمت انصاف پسند اور عادل حکمران مشہور ہیں ان کی عدالت میں مسلم و غیر مسلم دونوں کو یکساں انصاف ملا کرتا تھا۔ ان کا یہ عدل و انصاف انتہائی مشہور ہوا اور ان کے لقب فاروق کی دیگر وجہ تسمیہ میں سے ایک وجہ یہ بھی بن گئی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عراق، مصر، لیبیا، سرزمین شام، ایران، خراسان، مشرقی اناطولیہ، جنوبی آرمینیا اور سجستان مملکت اسلامیہ میں شامل ہوئے اور سلطنت اسلامیہ کا رقبہ 22 لاکھ 51 ہزار اور 30 مربع میل تک پھیل گیا۔ انہی کے دور خلافت میں پہلی مرتبہ یروشلم فتح ہوا اس طرح ساسانی سلطنت کا مکمل

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں عراق، مصر، لیبیا، سرزمین شام، ایران، خراسان، مشرقی اناطولیہ، جنوبی آرمینیا اور سجستان مملکت اسلامیہ میں شامل ہوئے اور سلطنت اسلامیہ کا رقبہ 22 لاکھ 51 ہزار اور 30 مربع میل تک پھیل گیا۔

جبری اور تاریخ کو رواج دینا، امیر المومنین کا لقب اختیار کرنا، رضا کاروں کی تنخواہیں مقرر کرنا فوجی دفتر ترتیب دینا، دفتر مال قائم کرنا، زمینوں کی پیمائش جاری کرنا، نہریں کھدوانا، کوفہ، بصرہ، جزیرہ فسطاط اور موصل شہر آباد کرنا، مفتوحہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کر کے دفاق کے ساتھ ملانا۔ عشور دریا کی پیداوار عنبر وغیرہ پر ٹیکس لگانا، ٹیکس لینے والا عملہ رکھنا، جنگ کرنے والے ملکوں کے تاجروں کو تجارت کیلئے آنے دینا، جیل خانہ جات کا قیام، درہ کا استعمال راتوں کو گشت کر کے رعایا کے حالات جاننا، محکمہ پولیس کا قیام، مختلف علاقوں میں فوجی چھاؤنیوں کا قیام، گھوڑوں کی نسلوں میں فرق کا نظام، پرچہ نویسیوں کا تقرر، مکہ اور مدینہ کے راستے میں مسافروں کیلئے سرائوں کی تعمیر، سٹریٹ چلڈرن کی دیکھ بھال کا انتظام، مختلف شہروں میں مہمان خانوں کا اہتمام، عربوں کی غلامی کا مکمل

خاتمہ، کمزور اور نادار یہودیوں اور عیسائیوں کے وظائف، مکتب کا قیام، جناب سیدنا صدیق اکبر کے ذریعے قرآن مجید کی ترتیب و اہتمام کی کوشش، اصول قیاس کے معیار کا قیام وراثت میں مسئلہ عول کی دریافت، نماز تراویح کو باجماعت کروانے کا بندوبست، شراب کی حد 80 کوڑے مقرر کرنا، تجارتی گھوڑوں کی زکوٰۃ کی وصولی، بنو تغلب کے عیسائیوں سے زکوٰۃ لینا، طریقہ وقف، نماز جنازہ میں چار بکسروں پر لوگوں کو جمع کرنا، مساجد میں وعظ کے طریقے مقرر کرنا، اماموں اور مؤذنین کی تنخواہوں کا تقرر، مساجد میں رات کو روشنیوں کا اہتمام، بھوکے پر تعزیر کی سزا اور غریب اشعار میں عورتوں کے نام استعمال کرنے پر پابندی سمیت بہت سے امور اور جہتیں شامل ہیں۔ ان کی تفصیل تاریخ طبری اور کتاب الاوائل ابو ہلال العسکری میں موجود ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ سعادت بھی کئی مرتبہ حاصل ہوئی کہ وحی خداوندی نے ان کی رائے کی تائید کی۔ ایک دفعہ ایک یہودی نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جبریل فرشتہ جس کا ذکر تمہارے

نبی کرتے ہیں وہ ہمارا دشمن ہے۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ عنہ نے تلاوت فرمائی: ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ﴾ ”جو

اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل اور میکائیل کے دشمن ہیں اللہ ان کافروں کا دشمن ہے۔“ (البقرہ) بالکل انہی الفاظ میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر البقرہ)

ایک دوسری آیت اس طرح نازل ہوئی کہ ایک بار آپ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم مقام ابراہیم کو مصلیٰ نہ بنالیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہو گئی: ﴿وَالْحَجُّ بِطَوَائِفٍ مِّنْهُ لَعَلَّكُمْ يَتَّقُونَ اللَّهَ﴾ ”تو لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ابراہیم جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو۔ (البقرہ: ۱۲۵)۔ بخاری شریف کتاب التفسیر

ذیل میں بیان کردہ تین آیات کے نزول کا پس منظر کچھ اس طرح ہے کہ حرمت سے قبل مدینہ طیبہ میں شراب اور جوئے کا رواج عام تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہمیں شراب اور جوئے کے متعلق

کانواں مقام سورت التوبہ میں ہے کہ جب منافق عبداللہ ابن ابی مرثد اس کے بیٹے نے آپ ﷺ سے اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے درخواست کی۔ اس پر سیدنا عمر فاروق نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! عبداللہ ابن ابی تو آپ کا سخت دشمن اور منافق تھا! آپ اس کا جنازہ پڑھائیں گے؟ مگر پھر بھی رحمتِ عالم ﷺ نے تبلیغِ دین کی حکمت کے پیش نظر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَا تَابَ﴾

قرآن کریم کا سیدنا عمر فاروق کی تائید میں دسواں مقام سورت منافقون کی آیت 6 بھی اسی وقت یا اس سے کچھ پہلے نازل ہوئی تھی۔ اسی نمازِ جنازہ کے حوالے سے سیدنا عمر فاروق ﷺ نے عرض کی تھی:

﴿سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾

﴿لَهُمْ﴾ (المنافقون)

گیارہویں موافقت کی روداد کچھ اس طرح ہے کہ سیدنا انس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت:

﴿لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ﴾ (المؤمنون)

نازل ہوئی تو اسے سن کر سیدنا عمر فاروق نے بے ساختہ کہا:

﴿فَتَبَرَّكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾

”تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا“

اس کے بعد انہی لفظوں سے یہ آیت نازل ہو گئی۔ (تفسیر ابن ابی حاتم)

بارہویں دفعہ قرآن مجید میں آپ کی موافقت کچھ اس طرح آئی کہ جب سیدہ عائشہ صدیقہ پر منافقون نے بہتان لگایا تو رسول اللہ ﷺ نے دیگر صحابہ کی طرح سیدنا عمر سے بھی مشورہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ

اے میرے آقا! آپ نے اُن سے نکاح خود کیا تھا یا اللہ تعالیٰ کی مرضی سے تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ اللہ کی مرضی سے تو اس پر آپ نے کہا کہ کیا آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ کے رب نے آپ سے اُن کے عیب کو چھپایا ہوگا، بخدا یہ عائشہ صدیقہ پر عظیم بہتان ہے۔ اس طرح یہ آیت نازل ہوئی:

فیصلہ ہوا وہ منافق تھا۔ اس نے کہا کہ چلو سیدنا عمر کے پاس چلیں اور ان سے فیصلہ کرائیں۔ چنانچہ یہ دونوں پہنچے اور جس شخص کے موافق حضور نے فیصلہ کیا تھا اس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضور نے تو ہمارا فیصلہ اس طرح فرمایا تھا لیکن یہ میرا سہتی نہیں مانا اور آپ کے پاس فیصلہ کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا کہ ذرا ٹھہرو میں آتا ہوں۔ آپ اندر سے تلوار نکال لائے اور اس شخص کو جس نے حضور کا فیصلہ نہیں مانا تھا قتل کر دیا۔ دوسرا شخص بھاگا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس واقعہ کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: مجھے عمر سے یہ امید نہیں کہ وہ کسی مومن کے قتل پر اس طرح جرأت کرے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس منافق کے خون سے بری رہے۔ آیت یہ ہے:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا...

﴾ (النساء)

احکامات دیجیے کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں ضائع کرتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ (البقرة)

اس کے نازل ہونے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر وہی دعا کرتے رہے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَرَىٰ﴾ (النساء)

اسی سلسلے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بار بار دعا کی اے اللہ! شراب اور جوئے کے متعلق ہمارے لئے واضح حکم نازل فرما۔ حتیٰ کہ شراب اور جوئے کے حرام ہونے پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ﴾ (المائدة)

تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم باز آگے ہم باز آگے۔ (ترمذی نسائی)

قرآن مجید کا چھٹا مقام سورت البقرة کی آیت نمبر 187 کا شان نزول ہے جس کے بارے حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں رمضان المبارک کی رات میں بھی بیوی سے قربت منع تھی۔ تمام صحابہ کرام اس پابندی سے رخصت کے طلب گار تھے مگر اس کا اظہار سب سے پہلے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کیا جس پر تمام صحابہ کرام کا مسئلہ بھی حل ہوا اور امت کو ایک رخصت مل گئی۔ پھر شبِ رمضان میں مجامعت کو جائز قرار دے دیا گیا اور یہ آیت نازل ہوئی:

﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَاهِ الرَّقَّتِ إِلَىٰ نَسَائِكُمْ﴾ (البقرة)

تفسیر ابن کثیر تفسیر سورت البقرة، حافظ احمد شاکر نے عمدۃ التفسیر میں اسے صحیح کہا ہے۔

قرآن مجید کے ساتویں مقام سورۃ نساء آیت نمبر 65 کو بھی بعض کمزور روایات میں موافقت عمر فاروق میں شمار کیا گیا ہے۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ دو شخص لڑائی کے بعد انصاف کے لیے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے ان کا فیصلہ کر دیا لیکن جس کے خلاف یہ

موافقات عمر کا آٹھواں مقام سورت الانفال کی آیت نمبر 68 ہے۔ بدر کے قیدیوں کے متعلق بعض نے فدیہ کی رائے دی تھی جبکہ جناب سیدنا عمر فاروق نے انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔

یہ واقعہ یا شان نزول ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں علامہ زبیلی نے تخریج الکشاف، علامہ سیوطی نے لباب القول اور علامہ شوکانی نے فتح القدیر میں نقل کیا ہے مگر سب نے ابن لہیعہ کے وجہ سے اسے ناقابل استدلال ٹھہرایا ہے۔

موافقات عمر کا آٹھواں مقام سورت الانفال کی آیت نمبر 68 ہے۔ بدر کے قیدیوں کے متعلق بعض نے فدیہ کی رائے دی تھی جبکہ جناب سیدنا عمر فاروق نے انہیں قتل کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ اس پر آپ کی موافقت میں یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَوْ لَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَنَسَكَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ (الانفال)

اگر اللہ کا نوشتہ پہلے نہ لکھا جا چکا ہوتا تو جو کچھ تم لوگوں نے لیا ہے اس کی پاداش میں تم کو بڑی سزا دی جاتی۔ (صحیح مسلم)

جناب سیدنا عمر فاروق کی تائید میں قرآن کریم

ماہ صفر سے متعلق توہمات

جناب قاری لیاقت علی باجوہ

فطرت یعنی اسلام سے اعراض کرتی ہیں وہ توہمات، بدشگونیوں اور نحوستوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ ہر کام میں انہیں نحوست نظر آتی ہے۔ ہر پرند چرند، ماہ و ایام، شجر حجر میں انہیں بدشگونی کا موقع ملتا رہتا ہے۔ کسی کام کے لئے گھر سے نکلیں اور کالی بلی دیکھ لیں تو واپس گھر آگئے۔ کالی بلی نظر آ جانا اس بات کی علامت سمجھتے ہیں کہ میرا یہ کام نہیں ہوگا۔ کسی درخت پر الو بولنے سے لیا تو اعلان کر دیا کہ لوگوں میں قتل و غارت، برادری میں جھگڑا اور خاندان بیوی میں ناچاقی ہوگی۔ پرانا درخت دیکھا تو تصور باندھ لیا کہ یہاں جنوں کا سیرا ہے۔ کوئی ٹیلہ دیکھا تو رنگ فنی ہو گیا کہ یہاں بدروحیں رہتی ہیں۔ نئی دہلیں کے گھر آتے ہی کوئی مصیبت آ جائے تو اسے منحوس سمجھتے ہیں۔ بیوی کی چوڑیاں ٹوٹ جائیں تو اسے بھی زوجین کے حق میں بدشگونی سمجھا جاتا ہے۔ بے اولاد کو ملنے سے گریز کیا جاتا ہے۔ فلاں آدمی صبح صبح نظر آ گیا تو اس کے لئے کام خراب ہو گیا ہے۔ اسی طرح آنکھ پھڑکنے سے خوف زدہ ہو جانا، ہاتھ میں کھجلی ہونے سے امید لگا بیٹھنا کہ آج مال ملے گا۔ اگر جو تے پر جوتا آ گیا تو سفر پیش آئے گا، رنگوں سے شگون لینا۔ مثلاً سیاہ رنگ نہ پہننا کہ بیمار پڑ جائیں گے۔ سبز جوتا نہ پہننا کہ آپ ﷺ کی قبر کے گنبد کا رنگ سبز ہے۔ اس طرح انسان نے خود

سے ”صفر“ بھی ہے۔ صفر کے متعلق ان کا گمان تھا کہ ہر انسان کے پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جب پیٹ خالی اور بھوک لگی ہو تو وہ کاٹا اور تکلیف پہنچاتا ہے۔ صفر کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ ایک بیماری ہے جو پیٹ کو کاٹتی ہے۔ اس کے علاوہ کئی لوگ صفر کے مہینے سے بدفال لیتے تھے کہ اس میں بکثرت مصیبتیں نازل ہوتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے توہمات جاہلانہ کا رد فرمایا۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[لا عدوی ولا صفر ولا ہامة] (بخاری کتاب

الطب باب لا صفر و ہوا یا خذ البطن، رقم..... ۵۷۱۷)

توہم پرست لوگ اس مہینے میں شادی نہیں کرتے۔ چنے اہال کر محلے میں تقسیم کرتے ہیں تاکہ ہماری

صفر قمری کیلنڈر کا دوسرا مہینہ ہے جس کے متعلق لوگوں میں بہت سی غلط فہمیاں، توہمات اور بدشگونیاں پائی جاتی ہیں۔

ایک دن ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ایک مسئلہ بتائیں کہ ماہ صفر میں کتنی بلائیں نازل ہوتی ہیں؟ میں نے پوچھا کہ آپ کو کس نے کہا ہے کہ اس مہینے میں بلائیں نازل ہوتی ہیں؟ وہ کہنے لگا کہ کتاب میں لکھا ہے۔ میں نے کہا کتاب دکھاؤ تو اس نے محمد الیاس عادل کی کتاب ”بارہ مہینوں کی نقلی عبادت“ (ناشر مشتاق بک کارنر انگریز مارکیٹ اردو بازار لاہور) لا کر دکھائی۔ اس میں یہی لکھا تھا کہ حضرت بابا فرید الدین رشتی ارشاد فرماتے ہیں کہ ”ایک برس میں دس لاکھ

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے ہاں کلمہ کو لوگوں میں بے شمار توہمات اور بدشگونیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جو قومیں دین فطرت یعنی اسلام سے اعراض کرتی ہیں وہ توہمات، بدشگونیوں اور نحوستوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔

بلائیں دوسروں کی طرف چلی جائیں۔ آٹے کی تین سو پینسٹھ گولیاں بنا کر تالا بیلوں میں ڈالتے ہیں تاکہ بلائیں مل جائیں۔ رزق کیلئے تین سو گیارہ مرتبہ روزانہ سورۃ مزمل پڑھنا، اس مہینے کو مردوں پر بھاری سمجھنا اور اس کی تیرہ تاریخ کو منحوس سمجھنا (جس کو تیرہ تیزی بھی کہا جاتا ہے) سب خود ساختہ باتیں ہیں۔ اسلام نے اپنے پیروکاروں پر یہ حقیقت واضح کی ہے کہ جیسے اعمال ہوں گے ویسے ہی نتائج نکلیں گے۔ نیک اعمال کے نیک نتائج اور برے اعمال کے برے نتائج برآمد ہوں گے۔ کوئی وقت، کوئی دن، کوئی لمحہ اور کوئی مہینہ منحوس نہیں۔ ہماری بد اعمالیاں ہمارے لئے ضرور منحوس ثابت ہوتی ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آج ہمارے ہاں کلمہ گو لوگوں میں بے شمار توہمات اور بدشگونیاں پیدا ہو چکی ہیں۔ جو قومیں دین

اسی میں نازل ہوتی ہیں“ اور آگے لکھا تھا: حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک اس طرح ہے کہ جو کوئی مجھے صفر کا مہینہ گزر جانے کی خبر دے گا میں اسے جنت میں جانے کی بشارت دوں گا۔

میں نے اس سے کہا کہ دین، بابا فرید کی بات کا نام نہیں۔ بابا فرید نے بلائیں نازل ہونے والی بات اپنی طرف سے کی ہے۔ باقی جس روایت کا انہوں نے حوالہ دیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص ماہ صفر ختم ہونے کی بشارت دے گا میں اسے جنت کی بشارت دوں گا“ یہ روایت من گھڑت ہے۔ ملا علی قاری رشتی نے الموضوعات الکبیر (ص ۱۱۶) میں لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ نبی کریم ﷺ جب اس دنیائے فانی میں تشریف لائے تو دنیا جہالت اور گمراہی کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی اور کئی طرح کے توہمات اور شیطانی وساوس میں مبتلا تھی۔ زمانہ جاہلیت کے باطل خیالات اور رسومات میں

ساختہ طور پر کچھ چیزیں اپنے لئے نہ صرف حرام کر لیں بلکہ ان کے ساتھ قسمت بھی جوڑ دی۔ یہ سب ایسے دوسوے اور توہمات ہیں جن کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں کہ شیطان انسان کو شرک میں مبتلا کر کے اس کے اعمال ضائع کرواتا ہے۔ یہ توہمات اور بدشگونیاں انسان کو اندر سے کمزور کر دیتی ہیں۔ اس کے برعکس اللہ کی ذات پر پختہ ایمان اور توکل انسان کو جرأت، بہادری اور اعتماد دیتا ہے، اسے جینے کا ڈھنگ سکھاتا ہے۔ ہر مسلمان کو اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہئے کہ نفع و نقصان کا مالک اکیلا اللہ تعالیٰ ہے اس کے سوا یہ اختیار کسی کے پاس نہیں، نہ کسی ولی کے پاس اور نہ کسی بزرگ کے پاس۔ نہ کسی پیر و مرشد کے پاس اور نہ کسی نبی کے پاس۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ جو تمام بنو آدم کے سردار اور سارے انبیاء

ورسل کے امام ہیں وہ کسی کے نفع و نقصان کے مالک تو کجا اپنے نفع و نقصان کے مالک بھی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبُ لَا سَبَّحْتُمْ مِنْ بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ ۚ وَمَا مَسَّنِيَ الشُّوْءُ ۚ إِنَّا إِنَّا إِلَّا نَذِيرٌ ۚ وَبَشِيرٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ﴾ (الأنعام)

”آپ کہیے کہ میں تو اپنے نفع و نقصان کا مالک بھی نہیں سوائے اس کے جو اللہ چاہے اور اگر میرے پاس غیب کا علم ہوتا تو بہت ساری بھلائیاں اٹکھی کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو صرف ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں، ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں۔“

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ کسی خاص بلا سے بچنے کیلئے خبردار کیا۔ توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کئے جاتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

عربوں کے ہاں اس ماہ سے متعلق جو غلط تصورات پائے جاتے تھے اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عرب حرمت کی وجہ سے تین ماہ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم میں جنگ و جدل سے باز رہنے اور اتفاق کرتے کہ یہ پابندی ختم ہو تو وہ نکلیں اور لوٹ مار کر لیں۔ لہذا صفر شروع ہوتے ہی وہ لوٹ مار، رہزنی اور جنگ و جدل کے ارادے سے جب گھروں سے نکلتے تو ان کے گھر خالی رہ جاتے۔ یوں عربی میں یہ محاورہ صفر المکان (گھر کا خالی ہونا) معروف ہو گیا۔ صفر اور صفر کے معنی ہیں ”خالی ہونا“ جیسے صفر کا ہندسہ۔ عربی میں بیت ہیں بیت صفر من المتاع ”گھر سامان سے خالی ہو گیا۔“ (لسان العرب لابن منظور ج ۴ ص ۴۶۲)

مشہور تاریخ دان سخاوی نے اپنی کتاب ”المشهور فی اسماء الایام والاشہور“ میں ماہ صفر کی یہی وجہ تسمیہ لکھی ہے۔ عربوں نے جب دیکھا کہ اس مہینے میں لوگ قتل ہوتے ہیں اور گھر برباد یا خالی ہوتا ہے تو انہوں نے اس سے یہ شگون لیا کہ یہ مہینہ ہمارے لئے

منحوس ہے۔ جبکہ گھروں کی بربادی اور ویرانی کی اصل وجہ پر غور نہ کیا، نہ ہی اپنے عمل کی خرابی کا احساس کیا اور نہ لڑائی جھگڑے اور جنگ و جدل سے خود کو باز رکھا بلکہ اس مہینے کو ہی منحوس ٹھہرا دیا۔ جب کہ نحوس کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد ہے:

﴿وَكُلَّ إِنْسَانٍ أَلْزَمْنَاهُ طَلْعَهُ فِي عَقِبِهِ ۚ وَنُخْرِجْ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مِنْشُورًا ۚ أَفَوَ كِتَابِكَ كَفَىٰ بِفِتْنَسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيبًا﴾ (بنی اسرائیل)

”اور ہر انسان کا شگون ہم نے اس کے گلے میں لٹکا رکھا ہے اور قیامت کے روز ہم ایک کتاب اس کے لئے نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ پڑھ اپنا نامہ اعمال۔ آج اپنا حساب لگانے کیلئے تو خود ہی کافی ہے۔“

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ انسان کی نحوس کا تعلق

صفر وہ مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے معمول کی عبادت کے علاوہ نہ کوئی خاص عبادت کی نہ ہمیں اس کا حکم دیا اور نہ کسی خاص بلا سے بچنے کیلئے خبردار کیا۔ توہمات اور شگون جو اس ماہ سے منسوب کئے جاتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔

اس کے اپنے عمل سے ہے جب کہ انسان عموماً یہ سمجھتا ہے کہ نحوس نہیں باہر سے آتی ہے۔ چنانچہ وہ کبھی کسی انسان کو کبھی کسی جانور کو، کبھی کسی عدد کو اور کبھی کسی مہینے کو منحوس قرار دینے لگتے ہیں۔ عربی میں نحوس کے لئے لفظ طیرہ استعمال ہوتا ہے جو ”طیر“ سے نکلا ہے جس کے معنی پرندے کے ہیں۔ عرب چونکہ پرندے کے اڑنے سے فال لیتے تھے اس لئے طائر بدفالی کیلئے استعمال ہونے لگا۔ اسلام میں کوئی دن، جگہ یا انسان منحوس نہیں بلکہ وہ انسان کا اپنا طرز عمل، رویہ، اخلاق اور طریقہ ہوتا ہے جو اس کیلئے مختلف آزمائشوں کا سبب بن جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَّا أَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ ۚ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ﴾ (النساء)

”بھلائی جو تمہیں پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور برائی جو تمہیں پہنچے تو وہ تمہارے نفس کی طرف سے ہے۔“

سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلَانَا ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ﴾

”کہہ دیجئے کہ ہمیں ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے حق میں لکھ دی ہے۔ وہی ہمارا کارساز ہے اور مومنوں کو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے۔“ (التوبہ)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

[واعلم ان الامة لو اجتمعت على ان ينفعوك بشئ لم ينفعوك الا بشئ قد كتبه الله لك ولو اجتمعوا على ان يضروك بشئ قد كتبه الله عليك] (الترمذی ۲۵۱۶، مجمع الجامع لابن ابی شیبہ: ۷۹۵۷)

”اور اس بات پر یقین کر لو کہ اگر پوری امت جمع ہو کر تمہیں نفع پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے اور اگر پوری امت جمع ہو کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکتی سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے۔“

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ شگون کی شرک ہے، بد شگون کی شرک ہے۔ ان با-

فرمایا اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں (اسے وہم ہو جاتا ہو) لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور کر دیتا ہے۔

اہل کتاب بھی جب دین کی اصل تعلیمات سے دور ہو گئے تو اس طرح کے شگون لینے لگے جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْغَنِيِّ ۖ يُؤْمِنُونَ بِالْأَحْيَاءِ وَيُؤْمِنُونَ بِالْأَمْواتِ﴾ (النساء: ۷۶)

”کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا وہ جنت اور طاعت پر ایمان لاتے ہیں۔“

جنت بے حقیقت، بے اصل اور بے فائدہ چیز کو کہتے ہیں۔ چونکہ شگون کی بھی کوئی اصل، بنیاد اور حقیقت نہیں ہوتی اس لئے اسلام میں ایسی تمام چیزیں جو جنت کے تحت آتی ہیں جیسے کہانت، فال گیری، شگون اور توہمات، ان سے منع کیا گیا ہے۔ کسی چھوٹی سی

تکلیف یا طبیعت کی خرابی پر دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا اور لوگوں کے ساتھ باہمی تعلقات خراب ہونے پر اپنی غلطی اور کوتاہی کا جائزہ لینے کی بجائے یہ خیال کرنا کہ ضرور کسی نے جادو کر دیا ہے یا اس قسم کے دیگر توہمات رکھنا جو پیار و محبت کے رشتوں کو ختم کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے انسان اپنے عمل کی درستی اور اصلاح سے ہٹ جاتا ہے۔ نتیجتاً انسان تنہا رہ جاتا ہے اور نفسیاتی مریض بن جاتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول
اکرم ﷺ نے فرمایا:

[من ردتہ الطیۃ عن حاجتہ فقد اشکر]

(صحيح الجامع للالباني: ٢٢٦٣٢)

”جس شخص کو بدشگونی کسی کام سے روک دے تو اس نے یقیناً شرک کیا۔“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جہاں پہلی قوموں کا تذکرہ کیا ہے وہاں کئی اقوام کے بارے میں یہ بتایا ہے کہ وہ اپنے امتیاء سے بدشگونی لیتے تھے اور جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تو کہتے کہ یہ اسی نبی کی وجہ سے آئی ہے۔ مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتایا:

فَإِذَا جَاءَهُمْ أَحْسَنُ مَا لُمُوا لَنَا هُذِهِ وَإِنْ
تُصِبُّهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ
إِلَّا إِنَّمَا طَّيَّرَهُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ ﴿١٠﴾ (الأعراف)

”پس جب انہیں کوئی اچھی چیز ملتی ہے تو کہتے ہیں ہم تو ہیں ہی اس کے حق دار اور اگر ان کا کوئی نقصان ہو جاتا تو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں سے بدشگونی لیتے۔ لہذا ان کی شومی قسمت تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لیکن ان میں اکثر لوگ کچھ نہیں جانتے۔“

مومن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ نقصان ہونے کی صورت میں کسی سے بدشگونی لے یا کسی کو منحوس تصور کرے۔ بلکہ ہوتا یہ چاہئے کہ اسے نقصان ہونے سے پہلے بھی اس بات پر پختہ یقین ہو کہ اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اور نقصان ہو جانے کے بعد بھی وہ یہی کہے کہ یہ اللہ کی طرف سے لکھا ہوا تھا اور یہ ہو کر رہنا تھا۔

بعض لوگ ستاروں کے ذریعے فال نکالتے اور شگون لیتے ہیں۔ مثلاً کسی کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ تمہارا ستارہ فلاں ہے اور وہ آج کل گردش میں ہے، اس لئے تم جو کاروبار بھی شروع کرو گے اس میں خسارہ ہوگا، اگر تم اب شادی کرو گے تو اس میں برکت نہیں ہوگی، حالانکہ کسی کی قسمت یا اس کے مستقبل کے امور کا ستاروں سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”جاہلیت کے کاموں میں سے چار کام میری امت میں ایسے ہو گئے جنہیں وہ چھوڑنے پر تیار نہیں ہوں گے۔ حسب (قومیت) کی بنیاد پر فخر کرنا، کسی کے نسب میں طعنہ زنی کرنا، ستاروں کے ذریعے قسمت کا احوال معلوم کرنا (یا ستاروں کے ذریعے بارش طلب کرنا) اور نوحہ کرنا۔“ (مسلم: ابواب التثدیق فی النیاحۃ: ۹۳۴)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا:

”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو بدگٹھونی لے یا جس کے لئے بدگٹھونی لی جائے۔ یا جو (علم نجوم کے ذریعے) کہانت کرے یا جس کیلئے کہانت کی جائے۔ یا جو جادو کرے یا جس کیلئے جادو کا عمل کیا جائے“ (السلسلۃ الصغی: ۲۱۹۵)

آپ متعلیم کا ارشاد ہے:

”جو شخص کسی کا بہن یا بھوی کے پاس جائے اور اس سے کسی چیز کے متعلق سوال کرے تو اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہیں کی جاتی۔“
(مسلم: ۲۲۳، صحیح الجامع للابانی: ۵۹۳۰)

کاہن کے پاس جانے کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:
 ”جو شخص کسی کاہن کے پاس جائے پھر اس کی
 باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے محمد ﷺ پر
 اتارے گئے دین الٰہی کا کفر کیا۔“ (صحیح الجامع
 ۵۹۳۹: ۱)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے جو ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو:

”دم نہیں کرواتے، ٹھکون نہیں لیتے، آگ سے اپنا جسم نہیں داغتے اور صرف اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔ (مسلم: ۲۱۸، بخاری: ۵۷۰۵، ۳۴۱۰)

توہمات کا عالم تو یہ ہے کہ آج انفارمیشن ٹیکنالوجی

سے آراستہ کروڑوں روپے کی کوٹھی تعمیر کر کے چھت کے اوپر بانڈیاں ضرور لٹکائی جاتی ہیں۔ سفید پوش گھرانوں کے کھلنڈرے نوجوان اس زعمِ باطل میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ امریکی اور آکسفورڈ یونیورسٹیوں سے علم کی روشنی حاصل کر چکے ہیں لیکن ہاتھوں میں لوہے کے کڑے اور پیتل کے چھلے، بازوؤں پر چمڑے کے تعویذ دھاگے باندھنے اور بانوں میں بالیاں پہننے کو وہ بھی ضروری تصور کرتے ہیں۔ نئی گاڑیاں یا رکشے کے پیچھے جوتا لٹکایا جاتا ہے اگر اس سے بلائیں ہوتی ہیں تو چلانے والے کے گلے میں بھی جوتوں کا ہار ڈالنا چاہئے تاکہ اسے بھی نظر نہ لگے۔ کسی کو اگر چھینک آجائے تو جواب دینے کی بجائے کہنا شروع کرتے ہیں کہ کوئی یاد کر رہا ہے۔ کوا منڈیر پر بولے تو یہ وہم کیا جاتا ہے کہ کوئی مہمان آئے گا۔ بچہ پیدا ہو جائے تو نوہے کی کوئی چیز رکھ دیتے ہیں۔ اگر لوہا مصیبت سے بچا سکتا تو لوہا کوئی نہ مرنے والا، اگر چمڑا تعویذ والا مصیبت ٹال سکتا ہے تو کوئی مچوچ نہ مرنے والا، اگر کوری ہنڈیا نظر بد سے بچا سکتی ہوئی تو کہہ ضرور نظر بد سے محفوظ ہوتے۔ الغرض ماہِ صفر منہوس نہیں اور نہ ہی اس میں بلائیں اترتی ہیں بلکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں۔

ماہ صفر میں خاص ترتیب اور خاص مقدار میں تسبیحات پڑھنے اور نفل ادا کرنا بے اصل اور بے سند ہے جس کا شرعاً کوئی ثبوت نہیں۔

بعض لوگ ماہ صفر کے آخری چار شنبہ (بدھ) کو شیرینی تقسیم کرتے ہیں۔ اس روز کو گھس و نامبارک جان کر پرانے برتن گلی میں توڑ ڈالتے ہیں اور تعویذ و چھلہ مریضوں کو استعمال کراتے ہیں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

احمد رضا خان فاضل بریلوی کا فتویٰ ہے: کہ آخری چار شنبہ (بدھ) کی کوئی اصل نہیں نہ اس دن حضور ﷺ کے صحت پانے کا کوئی ثبوت ہے بلکہ مرض اقدس جس میں وفات مبارک ہوئی اس کی ابتداء اسی دن سے بتائی جاتی ہے اور اسے شخص سمجھ کر مٹی کے برتنوں کو توڑ دینا گناہ اور اضاعۃ مال ہے (احکام شریعت حصہ دوم صفحہ: ۱۹۳، ۱۹۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور بدعات و خرافات سے بچا کر رکھے، آمین۔

”اور میں جہاں ہوں اور جس حال میں ہوں مجھے صاحب برکت کیا ہے۔“

برکت اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فضل ہے جو ایسی جگہ سے آتا ہے جہاں سے انسان کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر وہ امر جس میں بڑھوتری غیر محسوس طریقہ سے ہو اسے مبارک کہا جاتا ہے اور اس میں برکت ہوتی ہے۔

برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا تحفہ ہے جو مادی اسباب سے ماورائی ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کی عمر میں برکت دیتا ہے تو اس کو اپنی اطاعت پر باقی رکھتا ہے یا اس میں بہت سی بھلائیاں جمع کر دیتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مال میں برکت دیتا ہے تو اس کو بڑھا دیتا ہے اور صاحب مال کو توفیق دیتا ہے کہ وہ مال بھلائی اور اچھے کاموں میں خرچ کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اولاد میں برکت دیتا ہے تو اولاد کو ہدایت دے دیتا ہے اور اس کو نیک و صالح بنا دیتا ہے۔ جب اللہ بیوی میں برکت دیتا ہے تو شوہر کے لیے اس کو باعث راحت بنا دیتا ہے۔ جب وہ اس کی طرف دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے۔ اور شوہر کی عدم موجودگی میں وہ اپنی عزت کی حفاظت کرتی ہے۔

برکت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے گھر سے افراد کو کسی بڑی بیماری یا مصیبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

برکت کا تعلق مادی ذرائع کے برعکس اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے ہے۔ ایسی غیبی امداد جو نہ صرف آپ کے قلب کو اطمینان کا سرور دے بلکہ آپ کی ضروریات بھی آپ کی آمدن کے اندر اندر پوری ہو جائیں۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کے اعمال میں برکت ڈالتا ہے تو اس کے تمام اعمال خالص اللہ کے لیے اور نبی ﷺ کی اتباع میں ہو جاتے ہیں۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں:

[وَكُلُّ شَيْءٍ لَا يَكُونُ لِلَّهِ فَبِرْكُهُ مَنْزُوعَةً؛ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ الَّذِي تَبَارَكَ وَحْدَهُ، وَالْبِرْكُ كُلُّهَا مِنْ]

”ہر وہ چیز جو اللہ کے لیے نہ ہو وہ برکت سے خالی ہوتی ہے۔ بابرکت ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور کامل برکت صرف اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔“

امام احمد الزہد میں صحیح سند کے ساتھ ایک روایت

جانب حافظ فاروق الحق

برکت اور حصول کے ذرائع

یاد رہے کہ لفظ تبارک صرف اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ اس کا مطلب وہ بلند اور بزرگی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ہستی کے لیے لفظ تبارک نہیں بولا جاسکتا۔ وہ ذات خود بھی بابرکت ہے اور جس چیز میں چاہتا ہے برکت ڈال دیتا ہے۔ دنیا میں تمام تر منافع اور احسانات اسی ذات کے باوصف ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے کلام مجید میں اس کا جابجا تذکرہ کیا ہے اللہ نے فرمایا:

﴿تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا﴾ (الفرقان)

”نہایت ہی بابرکت ہے وہ ذات جس نے یہ فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ وہ سارے

برکت کے اصل معنی استحکام، پختگی اور پختگی کے ہیں اور یہ بڑھوتری، نشوونما اور خیر کثیر کا نام ہے مبارک وہ چیز ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے۔

جہاں والوں کے لیے نذیر ہو۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے بعض اشخاص کو بابرکت بنایا۔ ان میں خیر و بھلائی جمع کر دی اور لوگوں کو ان سے نفع پہنچایا۔ جیسا کہ

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے متعلق فرمایا:

﴿وَبَرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ﴾ (الصُّفَّت: 113)

”ہم نے ان پر اور اسحاق پر برکتیں نازل کی تھیں۔“

سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل سے متعلق فرمایا:

﴿رَحِمْتُ اللَّهَ وَبَرَكَتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ﴾ (ہود)

”اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں تم پر اے اہل بیت!

یقیناً اللہ تعالیٰ بڑی تعریف اور بزرگی والا ہے۔“

جیسا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

﴿وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنْتُ﴾ (ماریم: 31)

ہماری روز مرہ کی گفتگو میں کچھ باتیں اور الفاظ ایسے ہیں جو دنیا و آخرت کی بہت ساری بھلائیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں جیسا کہ ایک دوسرے کو برکت کی دعا دینا۔ جب ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی سے ملتا ہے تو کہتا ہے:

[السلامُ عليكم ورحمةُ الله وبركاته]

اس دعا کے معنی برکت کو اپنے اندر لیے ہوئے ہیں۔

اسی طرح جب ہم درود پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں:

[اللهم بارك على محمدٍ وعلى آل محمدٍ]

”کما باریک علیٰ ابراہیم“

اور قیام اللیل میں دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں:

[و بارک لی فیہا اعطیت]

”ہم تو بیاہتا دلہا دلہن کو مبارک باد دیتے ہوئے کہتے ہیں:

[بارک اللہ لکما، وبارک علیکما]

ان تمام تر برکات کی کیا حقیقت ہے؟

برکت کے اصل معنی استحکام،

پختگی اور پختگی کے ہیں اور یہ بڑھوتری، نشوونما اور خیر کثیر کا نام ہے مبارک وہ چیز ہوتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَهَذَا إِذْ كُنَّا مُبَارَكِينَ﴾ (الانبیاء: 50)

”اور یہ بابرکت ذکر ہم نے ہی نازل کیا ہے۔“

دنیا کی کسی بھی چیز میں برکت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکت ہے، اس کا کلام مبارک ہے، اس کا رسول مبارک ہے، اس کا مؤمن بندہ خلق خدا کے لیے نفع کا باعث ہے، اس کا گھر بیت اللہ باعث برکت ہے، سرزمین فلسطین اور اردگرد کا علاقہ با برکت ہے، اللہ تعالیٰ نے کتاب اللہ کی بعض آیات میں اس کی برکت کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد اقصیٰ اور اس کے قریب جگہ کو بھی بابرکت بنایا ہے۔

قرآن مجید سے تعلق: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿هَذَا لَيْتَبِ أَنْزَلَهُ مُبْرَكًا﴾ (الأنعام: 92)

”ہم نے ہی اس بابرکت کتاب کو نازل کیا ہے۔“

قرآن مجید کی تلاوت کرنا، اس کی تعلیمات کو اپنانا اس کے فیصلوں کو نافذ کرنا اور قرآن کے ذریعے علاج کرنا نہایت ہی باعث برکت امر ہے۔

﴿لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي تُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ﴾ (رواہ مسلم)

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یقیناً شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورہ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہو۔“

﴿إِنَّ الْبَيْتَ لَيَتَسَّعُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَهْجُرُهُ الشَّيَاطِينُ، وَيَكْثُرُ خَيْرُهُ أَنْ يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ، وَإِنَّ الْبَيْتَ لَيَصِيقُ عَلَى أَهْلِهِ وَتَهْجُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَتَحْضُرُهُ الشَّيَاطِينُ، وَيَقِلُّ خَيْرُهُ أَنْ لَا يُقْرَأَ فِيهِ الْقُرْآنُ﴾ (رواد الدارمی بإسناد صحیح)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس گھر میں قرآن پڑھا جاتا ہے وہ گھر مینوں کے لیے وسیع ہو جاتا ہے، اس میں فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، شیطان بھاگ جاتا ہے اور وہ گھر خیر و برکت کا گہوارا بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی وہ اپنے مینوں کے لیے تنگ ہو جاتا ہے، فرشتے وہاں سے رخصت ہو جاتے ہیں، شیطان ڈیرے ڈال لیتے ہیں اور خیر و برکت کا فقدان ان کا مقدر ٹھہرتا ہے۔“

کاروبار میں امانتداری اور صدق مقال

سیدنا حلیم بن عزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

﴿الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُرْكَ لَهْمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكُنَّا مُحِقِّ بَرَكَةٍ بَيْنَهُمَا﴾ (رواہ مسلم)

”دو بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ اگر تو وہ سچ بولیں اور (چیز

اللہ عزوجل نے فرمایا:

﴿لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُعْطَرُوا، وَلَكِنَّ السَّنَةَ أَنْ تُعْطَرُوا وَتُعْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتِ الْأَرْضُ شَيْئًا﴾ (رواہ مسلم)

”قط سالی یہ نہیں کہ بارش ہونا بند ہو جائے بلکہ قط سالی یہ ہے کہ بارشیں تو ہوں لیکن زمین کچھ نہ اگائے۔“
الغرض آج ہمارے پاس تمام ترمادی وسائل اور اسباب موجود ہیں لیکن صرف برکت کا فقدان ہے اور اس کے لیے ہمیں کیا کرنا ہے؟ اس سلسلے میں شریعت ہماری راہنمائی فرماتی ہے۔ کچھ ایسے امور ہیں جن کو اختیار کر کے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی برکتوں کے مستحق ٹھہر سکتے ہیں جو کہ حسب ذیل ہیں۔

ایمان اور تقویٰ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ (الأنعام: ۱۱۰)

”اگر بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکات کے دروازے کھول دیتے مگر انہوں نے تکذیب کی اس لیے ان کے اعمال کی سزائیں ہم نے ان کو پڑھ لیا۔“

اللہ تعالیٰ کے اس فرمانِ عالیشان سے ہمارے لیے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صاحبِ ایمان اور متقی شخص اپنی انفرادی، اجتماعی اور ازدواجی زندگی میں مال اور اولاد کے اعتبار سے اللہ کی برکتوں سے مالا مال ہوا کرتا ہے۔

بلاشبہ ایمان و تقویٰ اور عمل صالح، برکت، اطمینان اور رضا کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا﴾ (طہ: 124)

”اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے۔“

ہاں یہ اللہ تعالیٰ سے اعراض ہی ہے کہ کثرتِ وسائل کے باوجود ہم پر زندگی تنگ ہو گئی ہے۔

دنیا کے تمام تر معاملات چلانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے اور دنیا کے معاملات صرف اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہی درست چل سکتے ہیں۔ اس کے احکامات کے بغیر خوشحالی اور خوش بختی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

لائے ہیں جس میں ہے:

﴿يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ إِنِّي إِذَا أَطْعَمْتُ رَضِيْتُ، وَإِذَا رَضِيْتُ بَارَكْتُ، وَلَيْسَ لِبُرْكَتِي نِهَآيَةٌ﴾

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میری پیروی کی جاتی ہے تو میں خوش ہوتا ہوں اور جب میں خوش ہوتا ہوں تو برکتیں عطا کرتا ہوں اور میری برکتوں کی کوئی حد نہیں۔“

سلف صالحین کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو نزولِ برکت کی بہت ساری مثالیں اور حیران کن واقعات ملتے ہیں۔ تمام تر مخلوقات میں سب سے زیادہ صاحبِ شرف شخصیت نبی کریم ﷺ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شخصیت میں ایسی برکت ڈالی کہ صرف ۲۳ سال کی دعوت و تبلیغ کے بعد پوری زمین کا وارث بنا دیا۔

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت صرف دو سال اور کچھ ماہ پر مشتمل تھا۔ آپ کے دور میں حقیقی برکت آئی جس کا اندازہ تاریخ کے سرسری مطالعے سے کیا جاسکتا ہے۔

جہاں تک لوگوں کی زندگی میں برکت کی بات ہے تو ان کو تھوڑا سا رزق پورے دن کے لیے کافی ہوتا تھا، ایک ایک گھر میں پورا خاندان رہ لیتا تھا، ایک شخص کا کھانا دو لوگوں کو کفایت کر جاتا۔

لیکن آج لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ان کے رزق تنگ ہو گئے ہیں یا زندگیوں کم ہو گئی ہیں؟ ان کے اوقات مختصر ہو گئے ہیں یا ان کی ہمتیں جواب دے گئی ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس وقت لوگوں پر خوشحالی کے جو دروازے کھلے ہوئے ہیں اس سے پہلے کبھی نہ تھے، زمین نے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیے ہیں۔ اموال اور تجارتوں میں حد درجہ اضافہ ہو گیا ہے۔ نئی ایجادات نے کمائے کے دریاں میں بہت اضافہ کر دیا ہے۔ تو پھر بھی کیا لوگوں کی غربت میں اضافہ نہیں ہوا؟ کیا ان کے حصے میں فقط بد بختی ہی نہیں آئی؟

دنیا کی اکثریت غربت، افلاس اور وقت کی کمی کا رونا رو رہی ہے۔ لوگوں کو مستقبل کی فکر ہلکان کیے ہوئے ہے۔ باوجود اس بات کے کہ خوشحالی کے تمام اسباب موجود ہیں۔ پھر سوچنے کی بات یہ کہ خرابی کس جگہ پر ہے؟ برکت کیوں غائب ہو گئی ہے؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

نیکی اور صلہ رحمی

[يقول النبي ﷺ صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار، يعمرن الديار ويزدن في الأعمار] (سنن الكبرى للبيهقي)

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: صلہ رحمی، لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے سے شہر آباد ہوتے اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔“

شادی کرنا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾

”تنگ دست لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔“ (انور: 32)

[عن ابی ہریرۃ، أن النبی ﷺ قال ثلاثۃ حق علی اللہ إعتنتہم - و ذکر منهم الناکح الذی یرید العفاف]

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ ضرور مدد کرتا ہے، آپ نے ان تین لوگوں میں اُس شخص کا ذکر بھی فرمایا: جو عفت اور پاکدامنی کی غرض سے نکاح کرتا ہے۔“ (الترمذی)

نبوی سے تعلقات کے وقت دعا پڑھنا:

[لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ، قَالَ: بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ، لَمْ يَصُرْهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.] (رواہ مسلم)

”سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے ”اے اللہ! تو ہمیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا اور ہماری اولاد کو بھی“ نتیجتاً پیدا ہونے والی اولاد خیر و برکت کا باعث ہوا کرتی ہے۔“

اسی طرح کھانے کی کچھ انواع ایسی ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ مثلاً

① دودھ ② شہد ③ زیتون ④ کھجور

بَرَكَتَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَطَهَّرَتْهُ. [البخاری]

”سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عید کے دن مسلمانوں کی تمام خواتین کو عید گاہ میں حاضر ہونے کا حکم ہوا کرتا تھا: عورتیں تکبیرات کے ساتھ عید گاہ شریک ہوتیں وہاں نماز اور دعائیں شامل ہوتیں۔ گناہوں سے پاک ہو کر اور اس دن کی برکتوں کو سمیٹ کر وہاں سے اپنے گھروں کو واپس لوٹتیں۔“

روزے کے لیے بحری کا اہتمام کرنا

[تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَتًا] (البخاری)

”سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بحری کیا کرو۔ یقیناً بحری میں برکت ہے۔“

طلب معاش کے لیے صبح کے اوقات میں جلدی کرنا

[عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدي، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا."]

”سیدنا صخر غامدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! میری امت کے لیے اُن کے صبح کے اوقات میں برکت عطا فرما۔“ (ابوداؤد)

مل بیٹھ کر کھانا تناول کرنا

[عن وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيٍّ، أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا نَأْكُلُ، وَلَا نَتَشَعُّ، قَالَ: "فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ؟" قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: "فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ، وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ، يُبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ.".] (ابن ماجہ)

”جناب وحشی بن حرب اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن ہمارا پیٹ نہیں بھرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم لوگ اکیلے اکیلے بیٹھ کر کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی ہاں اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: تم اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا کرو، اللہ کے نام سے شروع کیا کرو اس سے تمہارے کھانے میں برکت ڈال دی جائے گی۔“

میں اگر عیب ہے تو) بیان کر دیں تو ان کی بیچ میں برکت ڈالی جاتی ہے اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیچ میں سے برکت جاتی رہتی ہے۔“

گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا اور بسم اللہ پڑھنا

﴿وَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَرَكَتٌ طَيِّبَةٌ﴾ (النور: 61)

”جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے۔“

إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ، وَلَا عَشَاءَ، وَإِذَا دَخَلَ، فَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ الشَّيْطَانُ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيْتَ، وَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ، قَالَ: أَذْرَكْتُمُ الْمَيْتَ وَالْعَشَاءَ.]

”سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے: اب تم اس گھر میں نہیں رہ سکتے اور نہ تمہارے لیے یہاں پر کھانا ہے۔“ (مسلم)

آب زمزم

[عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ: إن ماء زمزم مبارك، إنها طعام طعم وشفاء سقم.] (ابوداؤد طرابلسی)

”سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمزم کا پانی بابرکت ہے۔ بھوکے کے لیے غذا ہے اور بیمار کے لیے شفا ہے۔“

شب قدر: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبَرَّكَ﴾ (الدخان)

”یقیناً ہم نے قرآن کو بابرکت رات میں نازل کیا۔“

نماز عیدین میں شریک ہونا

[كُنَّا نَوْمُرُ أَنْ نَخْرُجَ يَوْمَ الْعِيدِ حَتَّى نَخْرُجَ الْبَكْرَ مِنْ خِذْرِهَا، حَتَّى نَخْرُجَ الْحَيْضَ، فَيَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ، فَيَكْبُرْنَ بِتَكْبِيرِهِمْ، وَيَدْعُونَ بِدُعَائِهِمْ يَرْجُونَ]

آہ..... شیخ العربیہ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی رحمہ اللہ

تحریر: جناب محی الدین بن احمد دین

اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے بابائے عربی مولانا بشیر احمد سیالکوٹی کی۔ مرحوم سیالکوٹ کی مردم خیز زمین میں عام سے گھرانے میں پیدا ہوئے۔ بچپن میں قرآن و سنت کی تعلیم کا شوق تھا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے ابتدائے عہد کے اساتذہ سے درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ مسلک اہل حدیث ہونے کے باوصف وحدت مسلمانان عالم کے قائل تھے۔ ممتاز حکیم اور صلح کل عالم دین مولانا عبدالرحیم اشرف کے ساتھی بنے۔ تعلیمی استعداد میں اضافہ کے لئے فیصل آباد کے گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔ بی اے آنریوں کیا کہ انگریزی لٹریچر ان کا خاص مضمون تھا۔ انہوں نے جہاں درس نظامی کی تعلیم حاصل کی فارسی و عربی میں مطلوبہ استعداد حاصل کی وہاں ٹھوس انداز میں انگریزی زبان و ادبیات میں بھی عبور حاصل کیا اور پنجاب یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کی۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں مدرس کے طور پر مقرر ہوئے۔ رد قادیانیت میں مولانا عبدالرحیم اشرف کے شانہ بشانہ کام کیا۔ گولی کا نشانہ بھی بنے۔ بہت صابر اور قانع مزاج تھے۔ قلندری، ردیہ اور سادگی کا جیتا جاگتا کردار بھی۔ جوانی میں علماء سے کہتے کہ فرقہ وارانہ کادشوں کی بجائے اجتماعی کادشیں ہوں۔ توحید پر ضرور کاربند رہیں۔ سنت وحدیث کو مشعل راہ بنائیں مگر شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے وحدت لاتے اسلوب فکر و تبلیغ کو اپنائیں۔ ان کی شدید تمنا تھی کہ [لازالۃ الخفاء] جو فارسی زبان میں شاہ ولی اللہ کی مبسوط کتاب ہے خلفائے راشدین اور صحابہ کرام کے حوالے سے اس کا عربی میں ترجمہ ہو۔ بڑے بڑے علماء کرام کو اس ضرورت کی طرف متوجہ کرتے رہے بلاخر خود ہی یہ عظیم کام کر دیا۔ اس کا عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ دارالعلم اسلام آباد سے دو جلدوں میں شائع کر کے اہل علم کے لئے کچھ عرصہ پہلے فراہم کر دیا۔

انہوں نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں سعودی و مصری علماء سے تعلیم حاصل کی۔ پاکستانی سفارتخانہ جدہ میں بطور عربی مترجم و مستشار منصب سنبھالا۔ انگریزی میں مکمل استعداد کی بدولت بہت ہی عمدہ فوری عربی ترجمہ کرتے مگر انہیں تو جنون تھا کہ پاکستان میں عربی زبان کی تدریس کے لیے اہل عرب کے اسلوب میں تدریسی نصابی کتب تحریر ہوں۔ سرکاری سکولوں، کالجوں میں عربی کو لازمی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔ چنانچہ اچھی خاصی تنخواہ چھوڑ کر اسلام آباد چلے آئے۔ خود کو عربی زبان کی دینی مدارس اور سرکاری اداروں میں تدریس کے نئے نصاب کی تیاری کے لئے وقف کر دیا۔ حصول رزق کے لئے آپارہ مارکیٹ اسلام آباد میں کتب فروشی کا مکتبہ قائم کیا۔ دن رات کتابیں مرتب کیں، اپنے دارالعلم سے ۸ کتب شائع کیں۔ بیٹوں اور بیٹیوں کو عمدہ تعلیم دلوائی اور سب کو عربی کا عالم فاضل بنایا۔ بیٹے بڑے ہوئے تو دارالعلم انہیں سوچنا اور مکمل طور پر تصنیف وتالیف میں

مصروف ہو گئے۔ درس نظامی کی تعلیم میں دینی مدارس میں جو عیوب و نقائص اور کوتاہیاں موجود ہیں ان کے ازالے کے لئے بہت عمدہ کتاب لکھی۔ کچھ علماء ان سے ہمیشہ بہت ہی خائف رہے کیونکہ بابائے عربی کے سامنے ان کی علمی استعداد بہت معمولی سی تھی مگر دنیاوی چوہدر اہٹ زیادہ تھی۔ ان کی بیٹیاں بین الاقوامی یونیورسٹی میں اساتذہ ہیں۔ صدر فاروق لغاری نے زندگی میں دو بہت عمدہ کام کئے، ایک تو الہدیٰ کی بانی اور قرآن و سنت کی عالمہ وفاضلہ مبلغہ پروفیسر

علامہ بشیر جیسے لوگ روز پیدا نہیں ہوتے

درجن سے زیادہ الفاظ کی غلطیوں کی بذریعہ عدالت صحیح کراچی۔ پچھلے دور حکومت میں حکومتی سطح پر عربی زبان کو مختلف حیلوں بہانوں سے سکولوں کے نصاب سے نکالنے کی کوشش کی تو اس سعی نامشکور کے خلاف سب سے مؤثر آواز علامہ بشیر سیالکوٹی کی تھی جن کی بھرپور مخالفت کے نتیجے میں یہ منصوبہ خاک میں مل گیا۔ اسی طرح مولانا نے وزارت خارجہ میں عربی زبان کے ناقص ترجموں کا معاملہ بھی عدالت میں اٹھایا۔ دنیا بھر میں عربی زبان کی تدریس اور نصاب کے حوالے سے جو آپ کی لگن رہی ہے۔ اسی مقصد کیلئے آپ نے سعودی عرب، کویت، مصر، شام، لبنان، اردن اور قطر کے مطالعاتی دورے کیے اور وہاں کے علمی و تدریسی اداروں کے سربراہان، مفکرین اور نامی گرامی علماء سے ملاقاتیں کیں۔ مولانا کے اساتذہ میں نامور علماء شیخ الحدیث مولانا ابوالبرکات، مولانا عبدالغفار حسن، مولانا محمد گوندلوی، مولانا عبداللہ ویراوالوی، مفتی سید سیاح الدین کا کاخیل، مولانا معاذ الرحمن، شیخ علامہ حماد انصاری شامل ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمد نے بھی آپ سے عربی کے چند اسباق لیے، آپ کے خاندان کے مختلف افراد اس وقت انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے اصول الدین اور عربی کے شعبوں سمیت منسلک ہیں۔ شاہ ولی اللہ کی فارسی تصانیف کو عربی کے قالب میں ڈھالا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے فتاویٰ کی عربی سے اردو ترجمہ کی گمرانی بھی کی۔ علامہ سیالکوٹی کی وفات سے وطن عزیز ایک فاضل ترین اور اس دور کے ایک باصلاحیت انسان سے محروم ہو گیا ہے۔ دریں اثنا مرکزی جہنت اہل حدیث برطانیہ کی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس منعقدہ ناٹنگھم میں متفقہ طور پر مولانا عبدالعزیز حنیف اور علامہ بشیر سیالکوٹی (جہما اللہ) کی وفات پر تعزیتی قرار منظور کی گئی اور تمام علماء و مرکزی قائدین جمعیت اہل حدیث برطانیہ نے مرحومین کی مغفرت، درجات کی بلندی اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور ان کے لواحقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

بشکریہ اوصاف: ۱۸ اکتوبر (لندن)

تحریر: جناب حافظ عبدالاعلیٰ درانی (اکھنڈ)

بریل فورڈ (پ) پاکستان میں عربی زبان کے نامور معلم اور تحریک ختم نبوت کے نمایاں رہنما علامہ محمد بشیر سیالکوٹی ناظم ادارہ مہجد اللغة العربیہ و مدیر مجلہ ”نداء الاسلام“ (عربی) گزشتہ روز اسلام آباد میں انتقال کر گئے۔ ان کی وفات پر مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی اور دیگر علماء نے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ علامہ مرحوم جیسے فاضل لوگ روز پیدا نہیں ہوتے۔ ان کی وفات کا غلاء پر ہونا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے مرحوم کو ان کی عربی زبان کی ترویج و اشاعت پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد بشیر سیالکوٹی کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی طور پر قرآن کی زبان کی خدمت کیلئے قبول کیا ہوا تھا۔ علامہ سیالکوٹی نے دارالقرآن فیصل آباد پنجاب یونیورسٹی لاہور سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب سے بھی کسب فیض کیا۔ برسوں تک پاکستان اکیڈمی جدہ میں بطور سینئر مترجم تعینات رہے اور یو این او میں ملازمت ملنے کے باوجود انہوں نے وطن عزیز میں رہ کر لغت قرآن کی خدمت سرانجام دینے کو ترجیح دی۔ اسلام آباد آپارہ مارکیٹ میں مکتبہ دارالعلم اور مہجد اللغة العربیہ قائم کیا جس کے تحت تحریک ختم نبوت اور قادیانیت کے بارے وفاقی شرعی عدالت اور پاکستانی عدالتوں کے قادیانیوں کی بابت فیصلوں کو قومی و عربی زبان میں منتقل کر کے عالم عرب میں اس فتنے کو متعارف کروانے میں نہایت اہم کارنامہ انجام دیا۔ عربی میں رسوخ کی وجہ سے آپ کو عرب و عجم میں ”بابائے عربی“ کے نام سے جانا جاتا تھا۔ علامہ سیالکوٹی کے نمایاں کاموں میں پاکستانی پاسپورٹ اور دیگر بنیادی دستاویزات میں چھپنے والی غلط اصطلاحات کو جدید زبان میں منتقل کرنا بھی ہے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا کہ عربی زبان کے حقوق کے حوالے سے علامہ سیالکوٹی نے مختلف مراحل پر قانونی جدوجہد بھی کی اور پاکستانی پاسپورٹ میں عربی زبان کے الفاظ میں ڈیزھ

کر لیتیں۔ پوری زندگی میں انہیں کبھی ساری رات غفلت کی نیند سوتے نہیں دیکھا کہ فجر کی نماز رہ گئی ہو۔

تہجد کی ادائیگی علماء کیلئے بمنزلہ فرض!

مولانا عطاء اللہ مرحوم اکثر کہا کرتے تھے کہ ارشاد نبوی [اور تو یا اہل القرآن] کا مطلب یہ ہے کہ عام لوگوں کیلئے تہجد سنت سہی لیکن علماء و طلبائے دین پر تہجد کی ادائیگی فرض کی طرح ہے۔ ارشاد باری

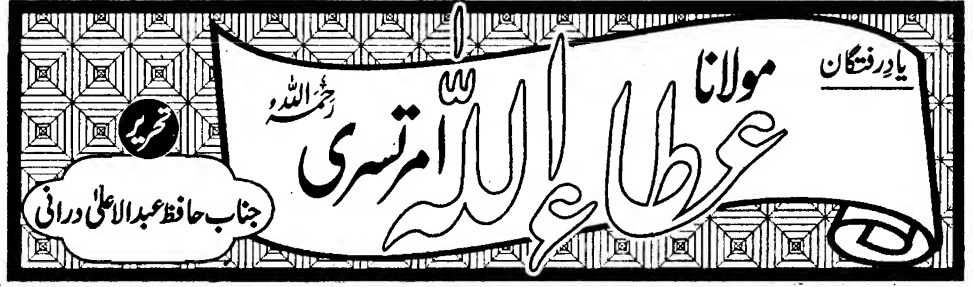
﴿إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَ أَثْوَمُ

قِيلًا﴾

میں خوشخبری ہے کہ تہجد سے طاقت اور صحت ملتی ہے۔ رات کے پچھلے پہروں میں اک دولت ہوتی ہے جو جاگت ہے وہ پادشہ ہے جو سوت ہے وہ کھودت ہے انہوں نے ساری زندگی کسی حالت میں بھی تہجد نہیں چھوڑی اور نہ ہمیں غفلت کرنے دی۔ تہجد ہی کی برکت سے الحمد للہ انہیں ساری زندگی کوئی موذی مرض لاحق نہیں ہوا۔ بحمد اللہ! آپ نے پوری زندگی ایک دن بھی ہسپتال میں نہیں گزارا حتیٰ کہ روز و فوات بھی ہسپتال جانے سے انکار کر دیا۔ کم کھانا کھتے، کم سونا اور کم بولنا عبادت۔ انہی تینوں خوبیوں کو ساری زندگی اپنایا۔ خوراک اتنی قلیل تھی کہ ہمیں ساری عمر کمزوری کا فکر لاحق رہا۔ کم سونا ایسے کہ پتہ ہی نہیں ہوتا تھا کب سوئے اور کب جاگے۔ اور کم بولنے پر ایسے عمل کیا کہ ساری زندگی انہوں نے کوئی ایسا بے تکلف دوست نہیں بنایا جس کے ساتھ گپ شپ ہو۔ یا لطیف بازی، جگت بازی کی ہو۔ اونچا ہنسا اور قہقہہ لگانا کبھی نہ سنا نہ دیکھا۔ اسی وجہ سے ان کا رعب و دبدبہ اتنا تھا کہ ہم نے کبھی بے تکلفی سے ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں کی۔

مولانا عطاء اللہ مرحوم اپنی اولاد کو دین سے وابستہ رہنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

انہوں نے ساری زندگی اولاد سے کوئی دنیوی کام نہیں لیا اور نہ ہی کوئی دنیوی مفاد اٹھایا۔ نہ ہی کبھی انہوں نے مطالبہ کیا کہ بحیثیت والدین اولاد پر کچھ فرائض ہیں۔ ہم باپ بیٹا کی برسوں بعد ملاقات ہوتی تو دینی سرگرمیوں پر ہی تبادلہ خیال ہوتا۔ دنیاوی لین دین کبھی زیر بحث نہ آیا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے رب سے یہی وعدہ کیا تھا کہ ﴿إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا﴾ جسے آخر وقت



حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کو شیخ الاسلام کے لقب بغیر یاد نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت مولانا محمد حسین شیخ پوری کو شیخ القرآن ہی کے لقب سے یاد کرتے۔ مولانا عطاء اللہ رحمہ اللہ کو ریاض الصالحین، تفسیر ابن کثیر، اکرام محمدی، قصص المحسنین اور احوال الآخرة سے بہت محبت تھی ان کتابوں کو وہ ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ ان کا خیال تھا کہ جمعیت اور مدارس کو اپنے علماء اور طلبہ کی اخلاقی تربیت کے لیے نصاب تعلیم میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ سیشل کورس بھی کروانے چاہیں تاکہ ان میں سے انتہا پسندی، جنگ و جدال، تعصب ناحق کا زہر دور کر کے وسیع القلب مبلغ بنایا جاسکے۔

مولانا عطاء اللہ رحمہ اللہ کو اصحاب رسول کی محبت اور ان کے دفاع میں بڑی دلچسپی تھی اور حب اہل بیت نبی سے بھی بڑے سرشار تھے۔ سبطین کریمین سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ محبت کو ایمان کی جان سمجھتے۔

مولانا مرحوم نے بڑی سادہ اور درویشانہ زندگی گزارنی۔ دنیا کی زندگی کو بڑا عارضی اور آخری زندگی کو دائمی سمجھ کر یہاں جیا کیے۔ دنیوی زندگی کا عارضی پن اور آخری زندگی کی دائمی حیثیت ہمیشہ پیش نظر رہی۔ ہمیشہ آخرت کیلئے پاب رکاب رہے۔ سلف صالحین کے طرز زندگی کو پسند کرتے اور اسی کو اختیار کرتے۔ دین کی خدمت فی سبیل اللہ کرتے رہے۔

اتباع سنت کا والہانہ جذبہ

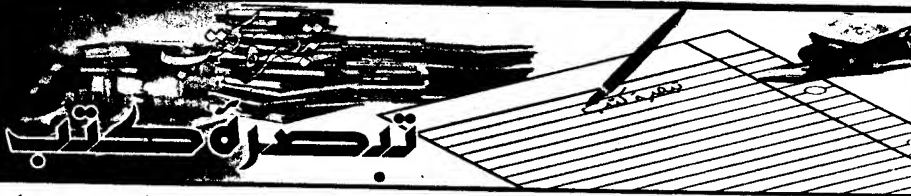
مولانا عطاء اللہ علیہ الرحمہ سنت کی اتباع کا جذبہ سلف صالحین کی طرز پر رکھتے تھے۔ ان کے طرز حیات میں اتباع سنت کی پوری صورنگری موجود تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں اجتہادی صلاحیتیں بھی ودیعت کر رکھی تھیں۔ خلاف سنت کوئی حرکت برداشت نہ کر سکتے تھے۔ تصویر کشی سے حتی الامکان پرہیز کرتے۔

مولانا مرحوم کو تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ غایت درجہ محبت تھی۔ تہجد کا معمول زندگی بھر رہا۔ ہم نے بڑی بڑی سورتیں آپ سے راتوں کو سوتے میں سن کر حفظ

میرے والد ماجد کثیر الفضائل والحمد لہم سلف حضرت مولانا عطاء اللہ امرتسری کی ولادت قیام پاکستان سے نو دس سال پہلے امرتسر کے نواحی علاقے سلطان ونڈ میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام میاں فضل الہی اور دادا میاں رنگ الہی اس وقت کی حکومت پنجاب کے فنی کے عہدے پر فائز تھے۔ مولانا عطاء اللہ نے امرتسر کے مشہور ولی کامل مولانا نیک محمد رحمہ اللہ سے صحبت صالح پائی اور مولانا محمد عبداللہ ویرالوی سے قرآن مجید پڑھا۔ ان کے ساتھ تلمیذانہ رشتہ قیام پاکستان کے بعد بھی قائم رہا، جب مولانا ویرالوی نے جناح کالونی فیصل آباد میں دارالقرآن والحدیث کے نام سے دینی ادارہ قائم کیا تو یہاں بھی ان سے حدیث کا درس لیتے رہے۔ حضرت حافظ عبدالمنان وزیر آبادی رحمہ اللہ کے تلمیذ رشید تھے ان کے سامنے بھی زانوئے تلمذ تہہ کیے۔ مناظر اسلام حضرت مولانا احمد دین گکھڑوی رحمہ اللہ سے بھی علمی استفادہ کیا۔ پاکستان ہجرت کے بعد آپ کا خاندان چنیوٹ قیام پذیر ہو گیا اور آپ نے کسب معاش کے سلسلہ میں فیصل آباد سے تعلق قائم کر لیا۔ آپ جہاں بھی رہے وہیں مساجد بنانے میں کوشاں رہے۔ گویا مساجد تعمیر کرنا اپنی زندگی کا بہترین عمل سمجھ رکھا تھا۔ نامور علماء و اقیاء سے ہمیشہ تعلق خاطر رکھا۔ مولانا عطاء اللہ نے آخری مسجد فیصل آباد کے نواحی علاقے کھڑیا نوالہ میں فریال مسجد کے نام سے بنوائی۔ اسی مسجد میں برسوں تک درس قرآن وحدیث اور خطابت کی ذمہ داری انہوں نے ہی نبھائی اور زندگی کے آخری پانچ سال اسی مسجد کے حجرے میں گزار دیے۔

علماء اسلاف و اخلاف کا احترام

مولانا عطاء اللہ مرحوم بڑے صالح، خاموش طبع اور ولی اللہ انسان تھے۔ سلف صالحین سے غایت درجہ محبت کرتے تھے۔ کسی مرحوم یا موجود عالم و دین کا بغیر لقب کے نام نہ لیتے اور نہ لینے دیتے تھے۔ کوئی ان کے سامنے



تک نبھائے رکھا۔

ذکر الہی سے محبت

مولانا اپنی زبان کو ہمہ وقت تلاوت قرآن اور ذکر الہی سے تر رکھتے۔ سیاسی اور فضول گفتگو سے بچائے رکھتے۔ جدل و مناقشے کے قائل ہی نہ تھے۔ ان میں جس طرح روپڑیوں کی خطابت کی جھلک پائی جاتی تھی اسی طرح غزنویوں کی عادت ذکر بھی بہت راسخ تھی۔ اسی وجہ سے انہیں سید ابوبکر غزنوی شیخ الحدیث مولانا عبداللہ جہال خانو آنہ والے حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدی مولانا محمد یحییٰ شریقی، مولانا سید عبدالغفور اثری سے بڑی عقیدت اور محبت تھی۔ ذکر الہی کی طاقت اور توفیق ایزدی سے آپ نے پوری زندگی صبر و استقلال سے گزاری۔

وفات حسرت آیات

پچھلے سال رمضان المبارک میں ان کے سب سے چھوٹے بیٹے قاری غلیل الرحمن صاحب کا نوجوانی میں انتقال ہو گیا۔ ان کی اچانک وفات نے طبیعت پر گہرا اثر ڈالا۔ دو ماہ بعد ان پر فالج کا ہلکا سا حملہ ہوا۔ زندگی بھر علاج معالجہ میں بھی آپ روحانی پہلو کو ترجیح دیتے تھے۔ اگر بیمار ہوتے تو روزے رکھنا شروع کر دیتے جب تک تکلیف ختم نہ ہو جاتی اس وقت تک روزہ رکھے رہتے۔ دوران علالت طہارت و صفائی اور نمازوں کی سختی سے پابندی کرتے رہے۔ ان کی زبان ہمیشہ ذکر الہی سے تر رہتی۔ ۲۳ جون ۲۰۱۲ء کی صبح آٹھ بجے جان جان آفرین کے سپرد کردی ﴿يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُنِيبَةُ﴾ اُرجی اِلی رَبِّکِ رَاضِیَةً مُّرضِیَةً ﴿فَادْخُلِیْ فِیْ عِبْدِیْ﴾ وَاَدْخُلِیْ جَنَّتی ﴿وَصِیَّتْ﴾ کے مطابق ان کی نماز جنازہ اسی شام کو ادا کی گئی اور منصور آباد میں تدفین عمل میں آئی۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ مولانا مرحوم کی بشری کوتاہیوں خطاؤں اور لغزشوں سے درگزر فرماتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں ان سب لوگوں کی رفاقت عطا فرمائے جن سے وہ ساری زندگی محبت کرتے رہے۔ جن کا ساتھ مانگتے رہے اور جن کے راستے پر وہ چلتے رہنے کی کوشش کرتے رہے۔

آسمان تیری لحد پہ شبہم افشانی کرے
رحمت پروردگار اس گھر کی نگہبانی کرے



آفتاب بخارا

مرتبہ: صاحبزادہ برق التوحیدی
صفحات: 216
مجلد: خوبصورت مائٹل سفید کاغذ
تبرہ نگار: مدیر اعلیٰ

سیرت نگاروں نے امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی سیرت و کردار و فتاوت و اجتہاد اور صحیح بخاری کی ثقاہت و اہمیت اور فضیلت کے حوالے سے توصیف و ستائش کا بے پناہ اظہار کیا ہے اور یہ اظہار ہوتا رہے گا۔ محدثین کی جماعت میں امام بخاریؒ کو جو خصوصیت اور مقبولیت حاصل ہے اس سے اہل علم بخوبی آگاہ ہیں۔ امام بخاریؒ وہ شخصیت ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ ﷺ کے اصحاب محترم و دیگر ناموران اسلام کی مستند اور صحیح سوانح عمریوں کو جمع کرنے کا التزام بڑے اہتمام کے ساتھ کیا۔ اس مہم باشان کام کے لیے اپنی زندگی و وسائل اور آسائش سب کچھ قربان کر دیا۔ اس میں جس قدر ان کو کامیابی ہوئی اس سے ہر شخص واقف ہے۔ جس کے نتیجے میں امام المحدثین امیر المؤمنین فی الحدیث کے لقب سے ملقب ہوئے اور ان کی پرکھی ہوئی احادیث اور جانچے ہوئے راویوں پر کمال وثوق کیا گیا۔ ان کی مشہور کتاب پر پوری امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ الجامع الصحیح اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اس کے انتخاب میں امام بخاری رحمہ اللہ نے بہت سے مصائب کے باوجود بڑی احتیاط سے کام لیا۔ آپ نے چھ لاکھ احادیث جمع کیں پھر ان چھ لاکھ میں انتخاب کیا، انہیں مختلف کسوٹیوں اور سخت ترین معیار پر پرکھا جو حدیث معیار پر نہ اترتی تو اسے اپنی کتاب میں درج نہ فرماتے۔ ہر حدیث کے لیے غسل فرماتے، پھر غسل پڑھتے اور دعا کرتے کہ حدیث بالکل قطعی اور صحیح ہو تب جا کر وہ حدیث کتاب میں درج کی جاتی۔ اس طرح ساڑھے

سات ہزار کا انتخاب ہوا جو امت کے سامنے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امام بخاریؒ کو ان تمام معاصر علماء نے اپنے وقت کا سب سے بڑا حدیث کا عالم قرار دیا۔ آپ سے لاکھوں طلبہ مستفید ہوئے۔ صدیاں گزرنے کے باوجود بخاری شریف آج بھی مرجع خلائق ہے۔

اسی **الجامع الصحیح** اور اس کے مؤلف امام بخاریؒ کی سیرت و کردار پر ہمارے فاضل دوست جناب صاحبزادہ برق التوحیدی نے قلم اٹھایا ہے۔ موصوف ایک محقق عالم دین جو تصنیف و تالیف تقریر و تحریر کی خدا داد صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں وہ لکھنے پڑھنے کا پاکیزہ ذوق رکھتے ہیں۔ وہ خطیب بھی ہیں اور ادیب بھی ایک درجن سے زائد کتابوں کے مؤلف اور مرتب ہیں۔ ان کی مدلل گفتگو اور زور بیان کے سبھی قائل ہیں۔ زیر تبرہ کتاب ”آفتاب بخارا“ صحیح بخاری شریف اور سیرت امام بخاریؒ پر جامع اور مستند کتاب ہے۔ فاضل مؤلف نے بڑی محنت و کوشش کے ساتھ کئی کتابوں کے مراجع اور استفادے کے بعد اسے تالیف کیا ہے۔ جس میں امام بخاریؒ کی سیرت اور الجامع آج کی ثقاہت و عظمت اور خصوصیات کا تذکرہ آگیا ہے۔ اسے علمی حلقوں میں پذیرائی حاصل ہوگی (ان شاء اللہ) اور اس سے طلبہ اور علماء یکساں طور پر مستفید ہو سکیں گے۔

اس کتاب پر شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ احمد چھتوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث ابو محمد مفتی عبدالستار الاحمد حفظہ اللہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد یعقوب قریشی حفظہ اللہ ایسے جید علماء کرام کی تقاریض بھی شامل ہیں جس سے کتاب کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کے علم و عمل اور عمر میں خیر و برکت عطا فرمائے اور دین حق کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے اور ان کی کتاب کو علمی حلقوں میں نافع بنائے۔ آمین!

ASF تحصیل عارفوالہ کا اجلاس

مرکزی جمعیت اہل حدیث و AYF تحصیل عارفوالہ کا ماہانہ اجلاس 2 اکتوبر بروز اتوار دن 10 بجے جامعہ صدیقیہ عارفوالہ میں منعقد ہوا جس کے تحت مختلف چوک میں پانچ تبلیغی

پروگرامز طے پائے اور سالانہ آل تحصیل اہل حدیث کانفرنس 15 نومبر تک منعقد کروانے کا فیصلہ ہوا۔ مولانا حبیب الرحمن کو نائب ناظم نشر و اشاعت عارفوالہ نامزد کیا گیا۔ رپورٹ: قاری محمد بلال شاہ ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

اہم اعلان

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے دستور کی دفعہ نمبر 30 شق (6) اور اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے دستور کی دفعہ نمبر 6 شق (6) میں حاصل کردہ اختیارات کے تحت حافظ ذاکر الرحمن صدیقی صدر AYF پاکستان کو نظم و ضبط اور ڈسپلن کی خلاف ورزی اپنے عہدے کا ناجائز استعمال، تنظیم کے مقاصد پالیسی اور وقار کو نقصان پہنچانے کی بنا پر ان کو اس منصب سے معطل کر دیا ہے اور عبدالوحید بٹ سینئر نائب صدر AYF پاکستان کو قائم مقام صدر AYF پاکستان مقرر کرتے ہوئے کام جاری رکھنے کی ہدایت کی ہے۔ (حافظ بابر فاروق رحیمی ناظم مرکز 106 راوی روڈ لاہور)

مدیر مکتب الدعویہ الشیخ محمد بن سعد الدوسری حفظہ اللہ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

جامعہ سلفیہ عالی شان دانش گاہ ہے۔ جو اعلیٰ معیار تعلیم و تربیت اور مثالی نظام کی بدولت نہ صرف اندرون بلکہ بیرون ملک بھی معروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں دنیا بھر سے سکارل علماء اور مشائخ تشریف لاتے رہتے ہیں اور اس کی حسن کارکردگی سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ ان میں مدیر مکتب الدعویہ الشیخ محمد بن سعد الدوسری دفعہ اللہ بھی شامل ہیں جو متعدد مرتبہ جامعہ میں تشریف لائے۔ وہ اپنی مدت مکمل ہونے پر واپس سعودیہ جارہے ہیں۔ جامعہ نے انہیں خصوصی دعوت دی تا کہ ان کے اعزاز میں الوداعی تقریب منعقد کی جاسکے۔ انہوں نے کمال محبت سے یہ دعوت قبول کی اور 22 اکتوبر 2016 بروز ہفتہ جامعہ میں تشریف لائے۔ جامعہ کی انتظامیہ میاں محمد عباس بھلہ اور اساتذہ کرام نے بھرپور استقبال کیا۔ انہیں میٹنگ ہال میں منعقدہ دعا کے خصوصی اجلاس میں لایا گیا۔ جہاں مختصر افتتاحی گفتگو حافظ مسعود عالم نے فرمائی، انہیں خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد انہوں نے دعا سے الوداعی خطاب فرمایا۔ انہوں نے جامعہ سلفیہ کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کا اظہار کیا اور بتایا کہ پاکستان آنے کے فوراً بعد سب سے پہلے جس علمی مرکز میں انہوں نے قدم رکھا وہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد ہے اور طلبہ کے ہوشل کے سنگ بنیاد کی پروقا تقریب میں شریک ہوا۔ مجھے جو محبت اور تعاون جامعہ سلفیہ سے ملا وہ بلامبالغہ سب سے بہتر ہے۔ میں ہمیشہ آپ لوگوں کے طرز عمل اور حسن تعاون کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے دعا سے کہا کہ آج میں آپ سے الوداعی ملاقات کر رہا ہوں لیکن ہمارا تعلق بدستور قائم رہے گا اور دین کا یہ تعلق کبھی ختم نہ ہوگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پوری محنت اور اخلاص سے اپنا کام کرتے رہیں۔ سعودی حکومت خاص کر خادم الحرمين الشريفین کی اسلام کے لیے خدمات قابل قدر ہیں۔ ان کی سرپرستی میں وزارت شئون الاسلامی کی کارکردگی بہت اچھی ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ آخر میں انہوں نے سب کی کامیابی کے لیے دعا کی۔

خان سپریم کورٹ پر اعتماد کرتے ہوئے اسلام آباد میں دھرنا ملتوی کر دیں۔ ڈاکٹر عبدالغفور راشد

پاکستان کی سالمیت و خوشحالی دھرنوں سے نہیں بلکہ سیاست دانوں کی فراست سے ممکن ہے۔ عمران خان کو سپریم کورٹ پر اعتماد کرتے ہوئے ہٹ دھرمی چھوڑ کر اسلام آباد میں دھرنا ملتوی کر دینا چاہیے۔ حکومت بھی گرفتاریوں کی افواہوں کو روک دے تا کہ مزید انتشار سے بچا جاسکے۔ دھرنے سے ملک و قوم کا نقصان ہوگا۔ سپریم کورٹ ملک میں افراتفری پیدا کرنے والوں کا از خود نوٹس لے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم ذیلی تنظیمات پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد نے مرکز 106 راوی روڈ لاہور میں جمعیت اساتذہ لاہور ڈویژن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دھرنے اور احتجاج ملک و قوم کے مفاد میں نہیں، محض اقتدار حاصل کرنے کی بھونڈی کوشش ہے۔ عمران خان اسلام آباد بند کرنے کی دھمکی کو عملی جامہ پہنا کر درحقیقت بغاوت جیسے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ عمران خان کو ملک و قوم کے مفاد میں مثبت سیاست کرنی چاہیے۔ گھبراؤ جلاؤ، شرڈاؤن ترقی کی راہ پر گامزن معیشت کی راہ میں رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش ہے۔ تحریک انصاف کو اسلام آباد بند کرنے کے فیصلے پر نظر ثانی کرنا چاہیے اور عدالتی فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ احتجاج یا دھرنے سے عدالت پر دباؤ نہ ڈالا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متحدہ لندن کے رہنماؤں کی گرفتاری ریجرز کا اچھا اقدام ہے۔ ملک دشمن عناصر کی سرگرمیوں کو فوری ختم کیا جائے اور متحدہ لندن پر مستقل پابندی عائد کی جائے۔

الاسلام ڈائری 2017ء

جماعتی ہندوں کی آکیت نہ دار

ایک دعوت ایک پیغام

ہر مذمے لمحے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔
اشہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فورکمر - 2500/- روپے

ایک صفحہ اشتہار ایک کمر - 1500/- روپے

نصف صفحہ ایک کمر - 1000/- روپے

نوٹ: اشتہارات کے ساتھ ذرا اشاعت بھی لازماً ارسال فرمائیے۔ شکریہ!

شناختی کارڈ - 34101-3207371-5

رابطہ: اہلحدیث پبلیکیشنز 106 رادوی روڈ لاہور

0321-6487892 - 042-37720257

055-4443265

تحصیل شیخوپورہ کے حلقہ جات

○ پروفیسر حافظ ثناء اللہ صاحب امیر تحصیل شیخوپورہ نے مذکورہ تحصیل کو درج ذیل حلقہ جات میں تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ نظم قائم کرنے کا اعلان کیا ہے:

حلقہ مانا نوالہ..... حلقہ بھکھی فیروز ڈوٹواں..... حلقہ جوئی نوالہ

موڑ..... حلقہ دھیر دا ڈوگران..... حلقہ جھیراں جلیا نوالہ.....

حلقہ ماچھیکے..... حلقہ شی فاروق آباد..... حلقہ صدر فاروق آباد

منجانب: عبدالستار انجم، ناظم تحصیل شیخوپورہ

گوجرہ میں ساٹھ روزہ صحت پروگرام

○ مصور ویلفیئر جنرل ہسپتال گوجرہ میں 60 روزہ صحت پروگرام کا آغاز مورخہ 17 اکتوبر کو کر دیا گیا ہے۔ پہلے دن افتتاحی تقریب کے مہمان خصوصی محمد افضل اور ملک محمد اسلم آزاد تھے۔ محمد سرفراز حسن بھی اس موقع پر موجود تھے۔ مصور ویلفیئر جنرل ہسپتال کے صدر حافظ محمد عباس علی صحت پروگرام کی نگرانی کر رہے ہیں 60 روزہ صحت پروگرام میں فری میڈیکل کیپس سکن کیپ، میڈیسن لیپ، ہارٹ کیپ، ڈنٹل کیپ، چائلڈ کیپ، گائی کیپ کا انعقاد کیا جائے گا جس میں کوالیفائیڈ ڈاکٹرز ویڈی ڈاکٹرز مریضوں کا فری چیک اپ کریں گے۔ پہلے دن کالجز و سکولز کے طلبہ و طالبات میں تلاوت نعت تقاریر کے مقابلہ جات ہوئے۔ منجانب: محمد سرفراز حسن، ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

اخبار الجماعۃ

ضلع خاران، امیر مولانا عبدالرزاق، مولانا عبدالمجید صاحب و دیگر ساتھیوں کا بڑا نمائیاں کردار ہے۔ جمعۃ المبارک کا خطبہ ناظم مولانا عبدالغنی ضامرائی نے دیا۔

منجانب: (مولانا) حاجی محمد اقبال، ناظم ضلع خاران بلوچستان

اہم اعلان

○ جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کالج کے انباء و فضلاء کا اجلاس بتاریخ 13 نومبر بروز اتوار صبح 10 بجے جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کالج میں ہوگا۔ دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے ہیں جن احباب تک دعوت نامہ نہ پہنچ سکے اسی خبر کو دعوت تصور کیا جائے۔ رابطہ:

حافظ مقصود احمد: 0300-5288935

عبدالرشید مجازی: 0300-7664196

شان صحابہ و اہل بیت کانفرنس

○ 26 اکتوبر بروز بدھ جامع مسجد محمدی اہل حدیث کوڑے کوٹ تحصیل کوٹ مومن میں سالانہ شان صحابہ و اہل بیت کانفرنس منعقد ہوئی جس میں جماعت کے معروف مقررین نے خطابات فرمائے۔ کانفرنس حاضری و تقاریر کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہی۔

منجانب: حکیم محمد افضل بیگ کوڑے کوٹ ضلع سرگودھا

تبلیغی پروگرام

○ 18 اکتوبر کو بعد نماز مغرب ایک تبلیغی پروگرام جامع مسجد محمدی نیو پلاٹ گوجرہ میں منعقد ہوا جس کی صدارت میاں محمد افضل ناظم تحصیل گوجرہ نے کی اور تلاوت قرآن کی سعادت قاری عبدالرشید عابد نے حاصل کی۔ سینئر نائب امیر ضلع ثوبہ مولانا عبدالقادر عثمان نے شاندار خطاب فرمایا۔ اس موقع پر حافظ عالم گیر، حافظ محمد عبداللہ، دگل، حافظ عمران شاکر، حافظ عدنان افضل، گجر، پروفیسر مجمل حسین، حافظ شخیں، توحید سمیت احباب جماعت موجود تھے۔

منجانب: قاری عبدالرشید عابد، ناظم نشر و اشاعت ضلع ثوبہ بیگ سنگھ

درخواست دعائے صحت

○ بزرگ عالم دین مولانا عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث اوکاڑہ جو کہ بعارضہ فالج بیمار اور اب موثر سائیکل ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں اور سر کا پچھلا حصہ متاثر ہوا ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی دعائے صحت کی درخواست ہے۔

دعا گو: حافظ خلیل الرحمن مجاہد اوکاڑہ 0321-6954606

ضلع ایبٹ آباد کے رہنماؤں کا دورہ گلیات

○ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع ایبٹ آباد کے علاقہ گلیات کا دورہ جس میں مولانا عتیق الرحمن، مولانا سرفراز خان فاروقی، مولانا اودنگز، سردار انیس خلیل اور قاری عبدالحفیظ شریک تھے۔ مولانا الیاس مشتاق و دیگر نے تمام افراد کو کالا باغ میں خوش آمدید کہا بعد ازاں اجلاس میں جو کہ ضلعی امیر مولانا صدیق مبلغ کی امارت میں منعقد ہوا ضلع بھر میں تبلیغی کاموں کا جائزہ لیا گیا اور کارکنان کو مزید فعال کرنے کے لیے چند ہنگامی اقدامات اٹھائے گئے۔ قاری محمد صدیق آف مول کو معاون ناظم تبلیغ برائے ضلع جبکہ قاری عبدالحمید کو نائب ناظم تبلیغ تحصیل ایبٹ آباد اور قاری محمد کامران آف ایوبیہ کو معاون برائے ناظم تبلیغ برائے تحصیل ایبٹ آباد نامزد کیا گیا۔ جبکہ انیس خلیل کو ناظم نشر و اشاعت برائے تحصیل ایبٹ آباد مقرر کر دیا گیا۔ بعد ازاں وفد توحید آباد پہنچا جہاں مولانا فاروق ناظم تعلیمات صوبہ کے پی کے یاسر صادق، جنرل سیکرٹری اہل حدیث یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد اور قاری محمد نیاز نے وفد کا استقبال کیا۔ جماعت کو مزید فعال بنانے اور اپنی اپنی ذمہ داریاں انجام دینے کے امور پر تبادلہ خیال ہوا تمام عہدیداران اور اراکین نے ضلعی جماعت کو اس بات کا یقین دلایا کہ جہاں بھی ہماری ضرورت پڑی تمام جماعت ضلع کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہوگی۔

خاران میں قرآن وحدیث کانفرنس

○ یکم ستمبر 2016ء کو مرکز ام القری بس اڈہ خاران میں قرآن وحدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی شیخ علی محمد ابوتراب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث بلوچستان تھے۔ صوبائی ناظم مولانا عبدالغنی ضامرائی، صلاح الدین سلفی و دیگر ذمہ داران بھی موجود تھے۔ خضدار تربیت اور کوڈہ سے کافی احباب نے شرکت فرمائی۔ الحمد للہ یہ کانفرنس نہایت کامیاب رہی۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع خاران نے فیصلہ کیا کہ ہر سال قرآن وسنت کانفرنس منعقد ہوا کرے گی۔ ان شاء اللہ۔ شیخ علی محمد ابوتراب صاحب نے خاران جماعت کے احباب کو مبارکباد دی کہ انہوں نے بڑی عظیم الشان کانفرنس منعقد کر کے جماعت اور مسلک کا پیغام پہنچایا ہے۔ کانفرنس کی کامیابی میں حاجی محمد اقبال ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث

خوش خبری

خصوصیات

شاہد محمود

مترجم

جلد 6

جامع ترمذی

امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ الترمذی

200 279

مع افادات

جمع ہر تہ، ترجمہ

امام ابن تیمیہ

حافظ ابو بکر ظفر

ملنے کا جتا: مکتبہ اسلامیہ، ہادیہ حلیمہ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 04237244973

انا للہ وانا الیہ راجعون!

حافظ محمد ثناء گجر کو صدمہ

© مؤرخہ 19 اکتوبر 2016ء کو چک نمبر 470 گ ب سمندری میں حافظ محمد ثناء عبدالرشید کی والدہ محترمہ قضاۃ الہی سے انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز مغرب کے بعد مولانا عبدالرشید حجازی نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ صاحبزادہ برق التوحید کی مولانا بہادر علی سیف چوہدری محمد اسلم چیمہ رانا ثناء اللہ سمیت علاقہ بھر سے لوگ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ نصیب فرمائے۔ آمین! شریک غم: قاری عبدالرشید عابد ثوبہ نیک سنگھ

مولانا حسن ساجد کا انتقال پر ملال

© جامعہ تعلیم الاسلام محمدیہ للبنات کے مدرس مولانا حسن ساجد صاحب 17 اکتوبر کو مختصر علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم متقی، پیریز گارا اور تعلیم و تربیت کے بہترین استاد تھے جو کہ عرصہ دراز سے جامعہ میں تعلیمی فرائض انجام دے رہے تھے۔ ان کی وفات سے جامعہ ایک مخلص استاد سے محروم ہو گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: قاری مسعود عالم محمدی، کھڈیاں خاص۔ قصور
© معروف تاجر رہنما چوہدری لیاقت الرحمن کی اہلیہ محترمہ

خواتین اجتماع + اتحاد امت کانفرنس

© مرکز منہاج الاسلام اہل حدیث نہر کنارہ غوثیہ کالونی منٹھار روڈ شی رحیم یار خاں میں تمام شعبہ جات کے سالانہ امتحانات کے پر مسرت موقع پر 13 واں سالانہ (خواتین اجتماع) 12 نومبر صبح 1 تا 8 بجے تک منعقد ہوگا جس میں بیگم حافظ عبدالصبور (سیالکوٹ) بنت حافظ عبدالرحیم ساجد (گوجرانوالہ) خطابات فرمائیں گی۔ بعد نماز عشاء 13 ویں سالانہ (اتحاد امت منہاج الاسلام کانفرنس) منعقد ہوگی۔ زیر امارت: امیر محترم قائد اہل ملت سلفیہ علامہ سینیئر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ۔ زیر صدارت: پروفیسر حافظ عبدالستار حامد (امیر پنجاب) زیر قیادت: جناب مولانا میاں محمود عباس (ناظم اعلیٰ پنجاب) خطابات: غازی اسلام علامہ رانا شفیق خاں پسروی۔ مولانا حافظ محمد یوسف پسروی جناب حافظ رانا خلیق خان پسروی پروفیسر حکیم محمد سلیمان الاثری (فاروق آباد) صاحبزادہ عبدالمنان الراجح (مولانا قاری سیف الرحمن عاصم) منجانب: قاری ثناء اللہ شاہد قصوری خطیب و مہتمم مرکز ہذا

پندرہویں سالانہ توحید و سنت کانفرنس

© بتاریخ 15 نومبر 2016ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء 15 ویں سالانہ توحید و سنت کانفرنس بمقام جامع مسجد عمر فاروق اہل حدیث بلاک نمبر 3 سیکرڈی ٹو گرین ٹاؤن لاہور زیر صدارت: پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی، مقررین: جناب سید بسطین شاہ نقوی ڈاکٹر پروفیسر عبدالغفور راشد جناب حافظ طارق محمود یزدانی (گجرات) جناب مولانا محمد نواز چیمہ (گوجرانوالہ) جناب قاری عبداللطیف اصغر (لاہور) رانا محمد نصر اللہ خاں دیگر جید علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

الداعی: انتظامیہ جامع مسجد عمر فاروق گرین ٹاؤن لاہور

اہل حدیث کانفرنس شور کوٹ شہر

© مرکزی جمعیت اہل حدیث محلہ کچھوہ شور کوٹ شہر کے زیر اہتمام سالانہ 81 ویں سہ روزہ اہل حدیث کانفرنس بتاریخ 11، 12، 13 نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار 2016ء منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک کے نامور مبلغین کرام خطابات فرمائیں گے۔ تفصیلی اشتہار کا انتظار فرمائیں۔

منجانب: شاعر اہل حدیث محمد سعید عاجز شور کوٹی

وی پی آر شاہی

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

قضاۃ الہی سے وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ امیر جمعیت ضلع ساہیوال حافظ محمد ظفر اللہ خاں نے پڑھائی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ شب زندہ دار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ قارئین کرام مرحومہ کی مغفرت تامہ اور بلندی درجات کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

شریک غم: قاری محمد حسن سلفی ساہیوال

© چوہدری ثناء اللہ کبہ نائب ناظم تحصیل کوٹ رادھا کشن کے والد محترم مختصر علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔ مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مجتہد اہل حدیث کے قاری تھے۔

© تحصیل کوٹ رادھا کشن کے وائس چیئرمین شعبہ تاجران چوہدری محمد صدیق بھٹی کے والد محترم انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم ہر روز صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔

© جمعیت اساتذہ ضلع قصور کے ذمہ دار قاری عبدالرؤف کے والد محترم کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم خاموش طبع اور علماء و مسجد کے ساتھ محبت کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین!

منجانب: فیض اللہ خان غوری ناظم تحصیل کوٹ رادھا کشن
© ناظم تبلیغ تحصیل فیروز والا شاہدہ مولانا مشتاق الرحمن سلفی کی والدہ محترمہ گذشتہ دنوں خالق حقیقی سے جا ملیں۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشیں معاف فرمائے۔

اور چچہ الفردوس عطا فرمائے۔ مولانا مشتاق الرحمن اور دیگر لواحقین کو صبر جمیل نصیب فرمائے۔ آمین!

اظہار تعزیت

© بابائے عربی مولانا محمد بشیر سیالکوٹی، مولانا عبدالعزیز حنیف نائب امیر مرکزیہ مولانا عبداللطیف چنی گوٹھ، مولانا اعجاز احمد رحمانی و دیگر احباب جو پچھلے دنوں داغ مفارقت دے گئے ہم ان کے درگاہ کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور مرحومین کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عنایت فرمائے۔ آمین! ابوالاحشام امیر حمزہ طور۔ گوجرانوالہ

اظہار تعزیت

© 17 اکتوبر کو ”بابائے عربی“ مولانا محمد بشیر سیالکوٹی قضائے الہی سے انتقال کر گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے عربی زبان و ادب کی اشاعت و ترقی کے لیے گرانقدر خدمات انجام دیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے شعبہ عربی میں ان کی خدمات پر بھی تحقیقی مقالے تحریر کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دینی خدمات قبول فرمائے اور ان کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین! منجانب: حافظ محمد زکریا عاصم، سنی ناظم کوٹ رادھا کشن

ہو الشافی

کھٹنہ، پٹھوں، گردن، ریڑھ کی ہڈی کا درد اور کچھاؤ وغیرہ ہر قسم کی سوزش، موج کا شریطہ و آزمودہ اور موثر ترین مکمل علاج کے لیے رابطہ کریں۔

حاجی محمد اسلم سرگودھا روڈ شیخوپورہ 0321-4716326

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

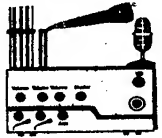
ایمپورٹڈ U.P.S

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 055-4212804, 4226706-0300-6430029

پروپرائیٹرز ایم اے اکرام مغل (اہرملک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

سپر سٹار

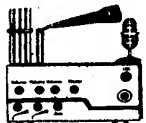
0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام سلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے وپرائے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو ایفائیڈ ملکیٹ کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ



دینی ان کے لیے
عظیم الشان
مظہر

زیر اہتمام عالمی تحریک ختم نبوة اہل حدیث
فوقہ واریث قطع بالائت

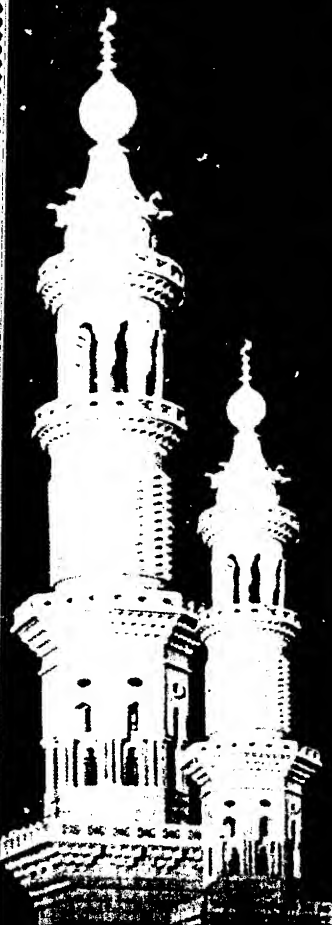
مسند احمد

عظیم الشان

مفتیہ

اہل اسلام کے تحریک اہل حدیث

تمام پروگرام بعد از نماز عشاء ہونگے۔



حضرت مولانا محمد ایوب چنیوی حفظہ اللہ پنجاب کتب خانہ	8 نومبر مرکزی جامعہ محمد ابراہیم فلاح دیر اسکے محمد ابراہیم
حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر رضوی حفظہ اللہ ناظر اعظم مرکزی آئینہ اہل حدیث صلح سہا کو بند	9 نومبر جامعہ محمد سیدنا حسین اہل حدیث میں بازار بدوہی
حضرت مولانا پروفیسر عنبر جاوید حفظہ اللہ ناظر اعظم مرکزی آئینہ اہل حدیث سنی سہا کو بند	10 نومبر جامعہ محمد امجد علیہ السلام کلاسوالہ پسرور
حضرت مولانا محمد اجمل شاکر حفظہ اللہ خطیب پنجاب کتب خانہ	12 نومبر جامعہ محمد بن عبد اللہ اہل حدیث سمبریاں وڈو سک
حضرت مولانا محمد یونس حیدری حفظہ اللہ پنجاب کتب خانہ	13 نومبر جامعہ محمد بن عبد اللہ اہل حدیث کلی نمبر 12 سمبریاں
حضرت مولانا محمد عمران ربانی حفظہ اللہ خطیب اعظم پنجاب کتب خانہ	14 نومبر مرکزی جامعہ محمد ابراہیم زیو کے سمبریاں
حضرت مولانا سیف الرحمن عام حفظہ اللہ خطیب اعظم پنجاب کتب خانہ	15 نومبر جامعہ محمد بن عبد اللہ اہل حدیث جناح روڈ کوچراوالہ
حضرت مولانا محمد صدق ربانی حفظہ اللہ پنجاب کتب خانہ	16 نومبر جامعہ محمد بن عبد اللہ اہل حدیث کلی کوئی سیالکوٹ

0300-6109870
0304-6690766

عالمی تحریک ختم نبوة اہل حدیث

مرکزی جمعۃ اہل تشدد اہل حدیث یوٹیم فورس ٹی قصودیکرام تمام

20 نومبر اتوار

دروغہ افکار

مفت محمد امجد علی شاہ علی اہل حدیث
پیشی لال شاہ ٹی قصود
فقیہ الماشان

محکم دوسرے پیری

مفت محمد امجد علی شاہ علی اہل حدیث
پیشی لال شاہ ٹی قصود
فقیہ الماشان

11 دسمبر اتوار

عبدالرحیم

مفت محمد امجد علی شاہ علی اہل حدیث
پیشی لال شاہ ٹی قصود
فقیہ الماشان

4 دسمبر اتوار

عبدالرحیم

مفت محمد امجد علی شاہ علی اہل حدیث
پیشی لال شاہ ٹی قصود
فقیہ الماشان

27 نومبر اتوار

عبدالرحیم

مفت محمد امجد علی شاہ علی اہل حدیث
پیشی لال شاہ ٹی قصود
فقیہ الماشان

قاری عبدالشکور برق ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت وانتظامیہ مسجد ہذا

0321-5092800 مہر عبدالرشید اہل حدیث قصور شہر 0300-7575763

خان پیر مشرفی لکڑی پھری رورڈ قصور 0300-6591151

7:00 تا 6:00

نہ ہنگامہ دروس بعد نماز فجر

تک ہو گئے۔ انشاء اللہ

19 دن

عمرہ کرو پ

صرف ایک لاکھ روپے

ٹکٹ

روانگی 26 دسمبر 2016ء

واپسی 13 جنوری 2017ء

ویزہ

رہائش مکہ 600-700 میٹر

شارع الحجہ کبری سے پہلے

ٹرانسپورٹ

رہائش مدینہ

200-150 میٹر مرکزی میں

رہائش

0300-4101107

0321-4133099

حافظ محمد اشرف قمر

برائے رابطہ

12

2016

نومبر ۲۰۱۶ ہفتہ بعد از عشاء

13 میری شہ

فیضان

شیخ الاسلام

افلاؤمولا

الحمد لله رب العالمين

فما تقرأ زبدة القراء
طلح زين العابدين
حافظ
حسابه

13 مئی 1973ء عظیم الشان
اتحاد امت
منہاج اسلام
کائنات
مرکز ہذا کے تمام شعبہ جات کے
سالانہ نتائج کے پوسٹل موقع پر
محکمہ خزانہ اسلامی

مرکز ہذا کے تمام شعبہ جات کے سالانہ نتائج کے پوسٹ مرقع پر

محمد حيدر الشافعي

مرکز منہاج السلام اہل تشدد **شیخ الحداد** العزف والہ **نہر کنارہ منٹھار روڈ** **نزد وائرس پل سٹی** **رحیم یار خان**

محمد باقر
 محمد تقی
 محمد کاظم
 محمد جواد
 محمد علی
 محمد باقر

کتاب
 انتخاب
 الفخاریہ
 کتاب
 انتخاب
 محلات
 سیالکوٹ
 کتاب
 انتخاب
 سیالکوٹ

[illegible]

۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

[illegible]

12 نومبر
 اجتماع خواتین
 13 مارچ
 جس میں سلیوٹ اور گرجا اذوالی کی مملغات خطابات فراہمی کی

0300 9679796
مرکزی سمیت اہل بیت
مختصہ رحمہ اللہ

قاری شہداء شاہد قصوی

0300 9679796

0300 6434393 سعد آرٹ مدنی روڈ کھیالی کھجڑا لالہ
0345

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

امیر مرکزی جمعیت اہل بیت لاہور
محترم عبدالمستین اصغر صاحب
قاری زیر امارت

ناظم مرکزی جمعیت اہل بیت لاہور
محترم عبد اللطیف مدنی صاحب
زیر نظامت

مرکزی جمعیت اہل بیت لاہور کے زیر اہتمام
زیر اہتمام

عقیدہ
توحید
وسنت

سیرت

بمقام

جامع مسجد قباء اہل بیت دیوک بیگم کوٹ لاہور
خطابات

بعد نماز مغرب

زینت گاہی

حضرت ابی جعفر صاحب
عبد المنان سلفی
ناظم مرکزی جمعیت اہل بیت لاہور

حضرت ابی جعفر صاحب
عبد الرحمن محسن
پروفیسر واکٹر
آف لہوال

حضرت ابی جعفر صاحب
عبد الستار حامد
پروفیسر حافظ
امیر مرکزی جمعیت اہل بیت پنجاب

حضرت ابی جعفر صاحب
محمد نوسر حیدری
امیر مرکزی جمعیت اہل بیت لاہور

حافظ محمد شفیق ندیم ناظم تبلیغ مرکزی جمعیت اہل بیت ضلع لاہور

الداعی
بالقرآن
والسنة

Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-3772525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116

حَقْرُ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِي سَالِوٰی • حَقْرُ مَوْلَانَا عَافِی مَحْمُوْدٌ رَیْفِی سَالِوٰی • حَقْرُ مَوْلَانَا حَکَمُ مَحْمُوْدٌ صَادِقُ سَالِوٰی • حَکَمُ قَارِی مُحَمَّدِ اَحْمَدُ اَبُو اَسَدٍ

بیان

11 12 13
جہہ ہفتہ اوقات 2016

مرکزی جامع مسجد اہل تشدد پل ایکٹ سیالکوٹ کے وسیع میدان میں انشاء اللہ

احادیث 107 سالانہ

قالہ حافظ پروفیسر سید طبر حنا اہل تشدد ساجد احمد مدظلہ صاحب

حضرت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب

مفتی رفایت مولانا صاحب

حضرت افتخار علی احمد صاحب

مولانا سید طبر شاہ صاحب

مولانا شاہد امین صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب

حضرت شیخ عارف مشہور عالم صاحب